ہفتہ وار نور افشاں



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۶) مطبوعہ ۷ فروری سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ .. .. .. عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک .. .. ؎ ۳ آر
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۲؎
ایک شخص کے نام سے سات کاپیوں کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔: ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

کنونشن کا دوسرا دن

دوسرے روز کی عبادت کے وقت جناب پادری جے سی آر یوئینگ صاحب ڈی ڈی پرنسپل مشن کالج لاہور جنہوں نے اس کونونشن کی خدمات کو اپنا خاص کام ٹھہرایا تھا بڑی سرگرمی و دلی جوش کے ساتھ چیرمین کی کرسی پر رونق افروز ہو کر عبادت دلچسپ انگریزی گیتوں و چند مختصر دعاؤں کے ساتھ شروع کیا +

اُس روز کی عبادت کا خاص مضمون۔

بیبل اسٹڈی یعنے بیبل کا مطالع تھا۔

جسکو مسٹر جے ارسوٹ صاحب نے بڑی فصاحت کے ساتھ حسب ذیل بیان کیا +

بیبل کے مطالع سے نہ صرف بیبل کا پڑھنا ہی مراد ہو بلکہ یہہ کہ ہم اُس کے طالب العلم ہو جائیں۔

• نئی زندگی و روحانی محبت اور اُس کے رشتوں کا پیشتر ذکر ہو چکا ہو یہہ باتیں ہم لوگوں کے لئے جو بیبل کے مطالع سے فائدہ اُٹھانے چاہتے ہیں بہت ہی مفید ہیں مگر چند اور عملی ہدایات ہیں جو نہایت ہی بکار آمد و مفید ہیں یعنے یہہ کہ ہم نہ صرف بیبل کے الفاظ ہی کے مطالع پر قناعت کریں۔ بلکہ اُس کو اپنی روحانی غذا و پرورش تصور کریں۔ اکثر لوگ بیبل کو اپنی خدمت کے انجام دینے کے لئے پڑھتے ہیں مثلاً ٹیچر تعلیم دینے کے لئے + واعظ منادی و سنڈے سکولوں کے لئے + لڑکے اپنے سکول کا سبق سمجھکر پر یہہ بیبل کا مطالع نہیں بلکہ اپنی خود غرضیوں کا مطالع ہے خدا یہہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ بیبل کو اپنے لئے اپنی روح کے لئے اپنی زندگی کے لئے مطالع کریں حسب قاعدہ و دستور مطالع کریں +

۱۔ اپنے لئے مطالع کریں ۲۔ اپنی روحانی ترقی کے لئے۔

۳۔ بیبل کے مطالع سے ہم خدا کی محبت و نزدیکی میں بڑھتے جائیں +

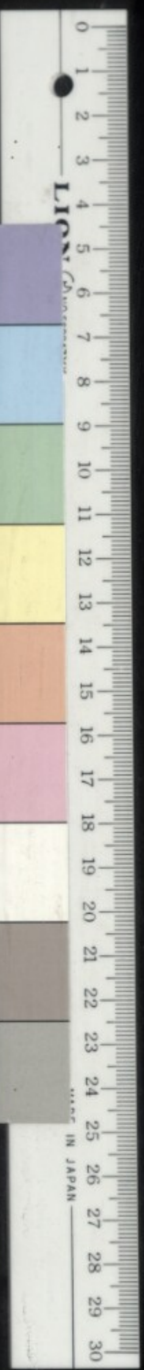
۴۔ اس مطالع کا مقصد یہہ ہے کہ خدا ہمسے بولتا ہے اور ہم اُس کی آواز سنتے ہیں +

۵۔ یہہ ایک آئینہ ہے جس سے ہمارے دلی داغ ہمیں دکھلائی دیتے ہیں +

۶۔ اس میں مسیح کی جسمانی و روحانی مکمل زندگی بطور نمونہ کے ہمارے آگے پیش ہوئی ہے +

۷۔ اگر اُس کا کلام ہم میں ہے تو ہم اُس کے شاگرد ہیں +





...اُس

...کام میں بھی ...

...مذکورہ بالا برکتوں کے لئے دو باتیں

...ہیں +

اوّل۔ ہم بیبل کو اس غرض سے مطالعہ کریں کہ اس میں ہماری ہی زندگی کے لئے مفید باتیں ہیں۔

دوئیم۔ خلوتی دعا کے ساتھ۔

ہم جتنے اس کونفرنس میں حاضر ہیں ہماری ایک ہی غرض ہے نہ دو یعنے بیبل کو مطالعہ کرنا اور لوگوں کو مطالعہ کرنا سکھلانا اور تمام دنیا کے مسیحی کونفرنس کی یہی بنیاد ہے۔ جب ہم خدا کی خدمت کرنے چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ اُس کی خدمت کے قانون کو پہلے مطالعہ کریں تب اُس کی مرضی پوری کر سکیں گے اور ابتدا و انتہا دونوں بخیر ہوگا ٭

بعض لوگ بیبل کے مطالعہ کے وقت کی نسبت عذر کرتے ہیں پر میری دانست میں یہہ ایک حیلہ ہے ہر کام کے کرنے سے پیشتر انسان اپنے کاموں کا ایک خاص وقت ٹھہراتا ہے مثلاً طالب العلم اپنے سبق کے مطالعہ کا وقت استاد اپنے مضمونوں کے پڑھانے کا وقت اہل پیشہ اپنی نوکری و تجارت کا وقت +

پس خدا جو آسمان و زمین کا بادشاہ و حاکم ہے اُس کی خدمت کے لئے پاک کلام یعنے بیبل کے مطالعہ کا خاص وقت ٹھہرانا چاہئے حقیقت یہہ ہے کہ ہمارے درمیان بعض لوگوں کو ایسی سستی کی عادت نہیں چاہئے کہ ہم بیبل کی سستی کے عادی ہو جاویں اور اس ضروری و فرض کام کے لئے ایک خاص وقت ٹھہرائیں اور میری دانست میں

...حصہ بیبل کے مطالعہ کے لئے

جب میں کالج میں تھا تو اکثر طالب العلم جو میرے ہم کلاس تھے وقت کا عذر کرتے تھے۔ پر میں نے اُن کو کہا کہ تم ایک مہینے تک سارے کاموں سے پیشتر صبح کے وقت نصف گھنٹے تک بیبل کو مطالعہ کرو تو تمہیں اس قیمتی وقت کی ضرورت و قدر معلوم ہو جائیگی چنانچہ اکثروں نے کیا اور وہ آج تک اپنے کام کا پہلا حصہ بیبل کا مطالعہ سمجھتے ہیں +

ایک اور شخص جو میرے ساتھ کالج میں تھا اُس نے اپنے سارے مضمونوں کی ایک فہرست بنا لی تھی اور جس طرح بیبل کو اپنے فہرست کے مطابق خاص وقت پر مطالعہ کرتا تھا اُسی طرح اور مضمونوں کو اور یہہ شخص اپنے کام میں بہت کامیاب ہوا +

پس جب تک کہ ہم خواہش نکریں یا مطالعہ نکریں تو سبق سیکھ نہیں سکتے پس بیبل کی اُستادی بھی مقرر و خاص وقت پر ہونا چاہئے تاکہ ہم روحانی سبق سیکھ لیں +

بیبل کے مطالعہ کے لئے خاص طریقوں و مضمونوں کو بھی مقرر کر لینا چاہئے مثلاً لوقا کی انجیل و رسولوں کا اعمال و پولوس رسول کا خط فلپیوں کو اور یسعیاہ نبی کی کتاب و داؤد نبی کے زبور کو اپنے مطالعہ کا مضمون ٹھہرالیں +

جب ہم پولوس رسول کے خطوں کو پڑھیں تو اُس میں غور کرنا چاہئے کہ اس میں خداوند مسیح کی کیا مرضی ہے اور ہمارے لئے کون کون سے وعدے و تسلی کی باتیں ہیں پھر خداوند مسیح کی زندگی کا احوال کہاں کہاں ہے یعنے اُس کی انسانیت و الوہیت کے بارے میں مسیح کی زندگی کے احوال دو حصوں میں منقسم ہیں ٭ اول اندرونی۔ دوئم بیرونی۔

۱ جب پولوس رسول مسیح اور اُس کی زندگی کو خوب مطالعہ کر چکا تو روحانی جوش کے ساتھ یوں فرمایا کہ زندگی میرے لئے مسیح ہے اور موت نفع ہے یہہ رسول کی دلی خواہش تھی جو مسیح کی اندرونی حالت کو معلوم کرے جیسے اُسے حاصل ہوئی +

۲ جیسا کہ لڑکوں کا ماں باپ سے اور نوکروں کا مالکوں کے ساتھ رشتہ ہے ویسا ہی بلکہ اس سے کہیں بہتر مسیح اور اُس کے شاگردوں کے بیچ ہے کہ وہ سر ہے اور اُس کے لوگ اُس کا بدن وہ سچے انگور کا درخت اور اُس کے شاگرد ڈالی پھر انجیل کے مصنفوں و نبیوں کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہئے +

مثلاً پطرس و یوحنا اور مسیح کے اور شاگردوں نے اپنے خداوند کے جی اُٹھنے اور اُس کی الٰہی زندگی کے اظہار کرنا اپنا فرض جانا اور اُسکی خاطر اپنی جان دیدی پھر دانیل کا خدا پر بھروسہ رکھنا۔ ظالم بادشاہ کے حکم سے نڈرنا۔ خلوتی دعا میں خدا سے بات کرنا۔ اور داؤد کی کامیابی و خدا سے سچی رفاقت رکھنا اُس کے جسمانی و روحانی مشکلات وغیرہ کو مطالعہ کرنا یہہ ہمارے لئے سب مفید ہوگا۔ کیونکہ ہمارے چاروں طرف روحانی و جسمانی دشمن یعنے گناہ و شیطان اور اُس کے لوگ گاڑا زور ہے پس اپنی جان و روح کی حفاظت کے لئے اپنے کو خدا بادشاہ کی پناہ و حفاظت میں ڈالدیں اور خداوند مسیح کے نقش قدم پر چلنے کو تیار ہو جاویں۔

اُس کے لئے چند باتیں ضروری ہیں۔

۱ ہم مسیح کی زندگی کا مطالعہ کریں +

۲ مسیح کی رفتار و گفتار کا۔

۳ مسیح کی حکمت و تعلیم کا۔

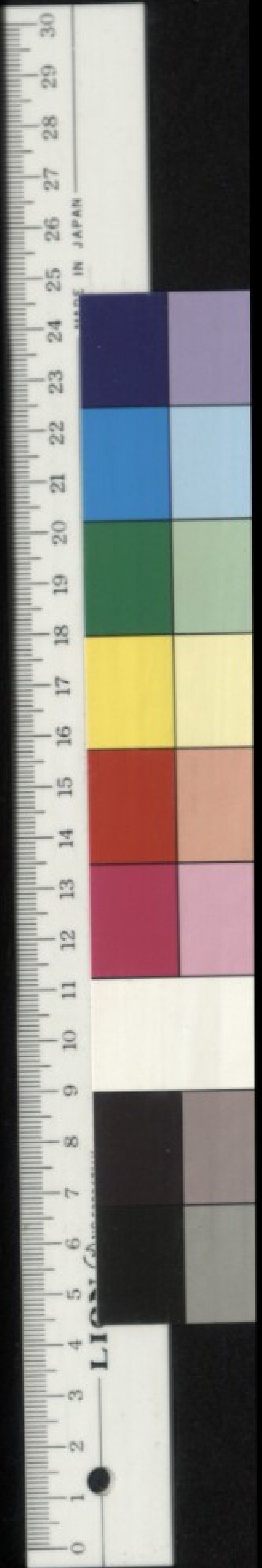
۴ مسیح کی قدرتوں کا۔

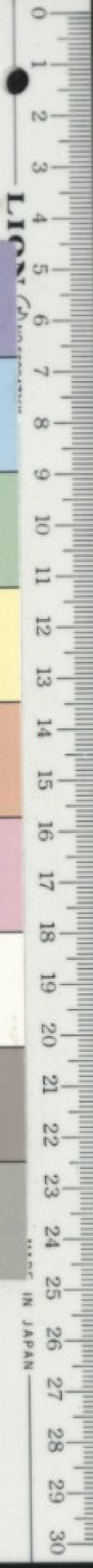
۵ مسیح کے وعظ اور اُسکی تاثیروں کا۔

۶ بیبل کے مطالعہ کے وقت ہم یہہ مضمون ذہن نشین کریں کہ میرا نام اور میرا خاص کام اُس میں مندرج ہے +

۷ سارے دنیاوی خیالوں سے علیحدہ ہو کر۔

۸ اس مطالعہ کے وقت ہماری مدعا یہہ ہو کہ ہم خداوند کو یاد دلاتے ہیں اُس کے فضل و محبت کے لئے جو وہ ہمارے حق میں ظاہر کرتا ہے۔





۶۔ اِس مطالع میں ہم اپنے کو چھوٹے بچے کی مانند بیبل کے اُستاد۔ روح پاک کے سپرد کر دیں تو وہ ہمیں مسیح کو مطالع کرنا سکھلائیگی +

جب میں کیمبرج کے مدرسہ میں تھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں کے طالب العلم سب کاموں سے پیشتر صبح کے وقت بیبل کا مطالعہ کرتے تھے پس ہم بھی اپنی زندگی کا پہلا وقت یعنے صبح سویرے بیبل ہی کے مطالعہ میں صرف کریں +

خالص سونے کی دستیابی کے لئے لوگ سخت زمین کو کھودتے ہیں پس قیمتی زندگی کے ڈھونڈنے و پانے کے لئے اپنا وقت بیبل کے مطالع میں صرف کرنا چاہئے۔

جیسا کہ یرمیاہ نبی نے فرمایا کہ جب میں نے تیرے کلام کو ڈھونڈھا اور پایا تو میں اُسے کھا گیا۔ صاحب موصوف نے اپنا تجربہ بیان کیا اور کہا کہ میرا یہہ دستور ہے کہ میں اپنے بیبل کے روزمرہ کی اسٹڈی کو ایک کاغذ میں درج کر لیتا ہوں۔

پھر بیبل کے مطالعہ کے لئے ہماری طبیعت کیسی ہونی چاہئے۔

۱۔ چھوٹے بچے کی مانند۔

۲ کمال درجہ کا شوق۔

۳ فرماں برداری کی روح۔

۴۔ وفاداری و سرگرمی کے ساتھ۔

لارڈ بیکن صاحب نے فرمایا کہ لڑکے جو کچھ کہ اُستاد اُنکو کہتا و سکھلاتا ہے بغور سنتے و مانتے ہیں اسی طرح ہم بھی بیبل کے مطالعہ میں مسیح کی آواز سن کر بدل و جان ماننے والے اور اُس کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں جیسا کہ خداوند مسیح نے فرمایا کہ میری بھیڑیں میری آواز سنتیں اور میرے پیچھے چلتیں ہیں۔

حاصل کلام

مقررہ و خاص وقت پر ہر روز ہم اپنے سارے کاموں سے پیشتر اپنے لئے بائبل کا مطالع کریں۔

اس درس کے ختم ہونے کے بعد چند مختصر دعا کی گئی اور بعد ازاں ایک پادری صاحب نے خداوند مسیح کی ونڈر فل لائیف یعنے عجیب و غریب زندگی کو اپنے درس کا سرنامہ ٹھہرایا۔ اور فرمایا کہ وہ کون انسان ہے جو زندگی کا مشتاق ہے تاکہ مسیح کی ونڈر فل لائیف کا مطالع کرے۔

اول۔ مسیح زندگی کا چشمہ ہے۔

دویم۔ وہ زندگی کا مالک ہے۔

سویم وہ زندگی کا نور ہے۔

چہارم اُس کی زندگی راحت بخش و نجات بخش ہے۔

پنجم وہ قیامت وہ زندگی ہے۔

دنیا مسیح کی زندگی اور اُس کی خوبیوں کو نہیں جان سکتی۔ کیونکہ وہ ان میں نہیں ہے پر مسیحی اُس کو اور اُس کی عجیب غریب زندگی کو جانتے اور آپ میں رکھتے ہیں کیونکہ وہ موت سے گذر کے زندگی میں داخل ہوئے ہیں پھر اُس کی حفاظت کے لئے ضرور ہے کہ ہم خودی و نفسانیت و سارے ظاہری و باطنی گناہ کو اپنے دلوں سے نکالیں تاکہ اُس کی زندگی ہماری ہمیشہ کی زندگی ہو جائے۔ اور اُس کے پورے قد کے انداز تک ہم بڑھتے چلے جائیں اس کے بعد مسٹر موٹ صاحب نے حاضرین کو خاموش دعا کے لئے اجازت دی اور ایک گیت گانے کے بعد دوسرا درس شروع ہوا۔

مس اور لیبر صاحبہ جو ایک بزرگ سن رسیدہ و پرہیزگار خدا ترس لیڈی ہیں۔ خدا کا کلام ہاتھ میں لے کر اپنی چوکی سے اُٹھیں اور میز کے پاس آ کھڑی ہوئیں اور بڑی نرمی و ملائمیت کے ساتھ سامعین کی طرف مخاطب ہو کر بزبان شیریں یوں فرمایا کہ کیا ہم نے مسیح کو اپنی زندگی بنالی ہے اور اپنی پوری زندگی اُس کو دیدی اور یہہ فرما کر مکاشفات کا تیسرا باب پڑھنا شروع کیا اور جب چند آیتیں پڑھ چکیں تو پھر فرمایا کہ دیکھو مسیح کیسا پر تسلی وعدہ اپنے لوگوں سے کرتا ہے۔ کہ جو غالب ہوتا ہے سفید پوشاک اُسے پہنائی جائیگی اور میں اس کا نام زندگی کے دفتر سے نہ کاٹوں گا اور اپنے باپ اور اُس کے فرشتوں کے آگے اُس کے نام کا اقرار کروں گا۔

مسیحی بھائیو و بہنو کیا ہمارے نام زندگی کی کتاب میں درج ہیں اور اگر نہیں تو ہم آج زندگی کے مالک مسیح سے درخواست کریں کہ وہ ہمکو اس بھاری خطرے سے بچاوے اور نئی زندگی عنایت کرے حاضرین جلسہ کو اس پُر تاثیر درس کے سننے سے ازحد خوشی ہوئی۔ پھر دو تین منٹ تک خاموش دعا ہوتی رہی +

اس درس کی ختم ہی پر مسیح کی تعریف میں ہارمونیم کی سُریلی دلکش آواز کے ساتھ ایک پُر درد گیت گایا گیا اور تب سامعین بچشم حیرت ہمہ تن نگراں تھے کہ دیکھئے اب پردہ غیب سے کیا صدا آتی ہے اور کون سا ماہ انجم تخت فردوسی پر رونق افروز ہوتا ہے سامعین اسی فکر میں تھے کہ پردہ حیرت شق ہوا اور جناب ڈاکٹر یونگ صاحب نے میز کے پاس استادہ ہو کر چند کلمہ فرحت افزا جان بخش بایں مضمون بیان کیا کہ ہم سبھوں نے آج فرحت بخش الٰہی داد زندگی کی بہت باتیں سنیں پر یاد رکھو کہ یہہ آسمانی جلالی زندگی ہے جو مسیح کی طرف سے خدا کے فرزندوں کو جلال و تسلی کے لئے بخشش کی طور پر دیگی کیونکہ وہ آسمان و زمین کا مالک ہے اور خدا نے آسمان و زمین کا سارا اختیار اُسے دیدیا ہے۔

کیا ہمیں یقین ہے کہ ہم نے یہہ زندگی پائی یا ہم اُس کے پانے کے خواہش مند و طالب ہیں اور اگر ہیں تو کیوں:۔

میں جانتا ہوں کہ بعض اوقات ہم لوگ آسمانی طاقتوں کو اپنی دلی خیالوں و خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے مانگتے ہیں پس اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہہ سے ناکامیاب رہتے پر اگر ہم اُس کی جلالی قدرت و قوت کے اظہار کے لئے مانگیں تو وہ ضرور ہمیں دیگا کیونکہ اُس کا وعدہ ہے کہ جو کچھ تم میرا نام لیکے مانگو گے خدا باپ تمہیں دیگا۔ اور جب وہ یعنے روح حق آویگی تو وہ تمکو ساری سچائی کی راہ بتلاویگی اور جب خداوند یسوع آسمان پر اُٹھایا گیا اور اپنے باپ کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا تو اُس نے پنتیکوست کے دن آسمانی کھڑکیاں کھولکر برکتیں اپنے شاگردوں پر انڈیلیں اور وے اُس کی جلالی زندگی و آلہی

صاحب قوتوں و قدرتوں سے بالکل معمور و بھرپور ہوگئے + پس اے میرے بھائی بہنو کیا ہم نے گناہ و شیطان کے زور کا بندھن توڑ پھینکا اور مسیح جو محبت و سلامتی کا بانی ہے اُس کی جلالی زندگی کی قدرت سے ہم دوش

بقیہ

نمبر ۴

ہم آزمایش کی طرف ایسے نہ دیکھیں کہ گویا وہ گذشتہ گناہوں کی سزا ہے کیونکہ ہماری تمام سزا ہمارے خلاصی دینے والے سے اُٹھائی گئی ہے لیکن ہر ایک آزمایش ہمکو آسمان کی طرف متوجہ کرتی ہے اور اُس کا مقصد ہے کہ ہمکو اُسکی پاکیزگی کا حصہ دار بناوے اور ہم میں راستبازی کے سلامتی بخش کرنے والے پھل پیدا کرے آزمایش کا ہونا ہی یہہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارے اندر کوئی ایسی چیز ہے جو ہمارے خداوند کے لئے بہت قیمتی ہے ورنہ وہ ہمارے لئے اس قدر تکلیف نہ اُٹھاتا اور وقت خرچ نہ کرتا "ہم کانٹے دار جھاڑیوں کو نہیں صاف کرتے یا کٹھائی میں پتھر نہیں ڈلتے یا ریت کے سمندر میں ہل نہیں جوتتے" اور مسیح بھی ہمکو نہ آزماتا اگر وہ ہمارے ایمان کی قیمتی دھات کو ہماری نیچر کے چٹان میں ملی ہوئی نہ دیکھتا وہ اُس کو پاک اور خوبصورت بنانے کے لئے ہمکو آگ کے امتحان میں سے نکالتا ہے۔ "اے دکھی! صبر کر! وہ تمہیں ضرور پیار کرتا ہے ورنہ وہ تمکو تنبیہہ نہ دیتا تم ضرور اُس کے ہو ورنہ وہ تمہارے لئے اس قدر وقت نہ اُٹھاتا۔ ضروری ہے کہ تم کسی اعلیٰ خدمت کے لایق ہو جاؤ جو صرف تکلیف کے وسیلے سے حاصل ہو سکتی ہے نہیں تو وہ تمکو صاف کرنیوالی آگ میں نہ پھینکتا۔ ضروری ہے کہ تم آگ کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاؤ ورنہ تمکو اُس کے اندر سے نہ گذارتا" (گنتی ۲۳/۳۱)۔

نتیجہ اُس سے بہت بڑھکر ہماری تلافی کردیگا۔ "یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے دن تعریف۔ عزت اور جلال کے لایق پائی جائے" سونے کو آگ کا کافی معاوضہ مل جاتا ہے جبکہ وہ کسی بادشاہ کی پیشانی کو زیب دیتا ہے اور ہیرے کو نگینہ تراش کے پہنے کا جبکہ وہ کسی خوبصورت گلے میں چمکتا ہے اور ہمکو اپنی آزمایشوں سے بہت بڑا معاوضہ مل جاویگا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کہاں تک یہہ ہمارے لئے بے بیان ابدی اور بڑے جلال کا باعث ہوئی ہیں۔ "خدا کی خوشنودی کا ایک کلمہ" "پاک فرشتوں کے سامنے عزت حاصل کرنا" "مسیح میں جلالی بننا" یہاں تک کہ ہم اپنے جلال کو اُس پر واپس ڈالنے کے لایق ہو جاویں گے۔ آہاہا! یہہ سب ان سب کے عوض میں بہت ہی بڑھکر اجر ہوگا مناسب ہے کہ ہم ہمیشہ ایسے آنیوالے زمانہ میں آنے والی دنیا کی طاقتوں کے ماتحت رہیں جیسا کہ سپاہی سخت جنگ کے وقت اپنے پہروں پر اپنے واپسی کے وقت کے ویلکم (استقبال) اور انعامات کا ذکر کرکے تسلی حاصل کرتے ہیں "سو وہ اُس تاج کے لئے جو فانی ہے یہہ کرتے ہیں پر ہم وہ تاج پانے کیلئے جو غیر فانی ہے" (۱ قرنتی ۹ باب ۲۵) تمام برکتیں جو آزمایش کے وسیلے سے ہمکو ملنی ممکن ہیں مل سکتی ہیں جبکہ دل حلیمی سے اُس کو خدا کے ہاتھ سے قبول کرتا ہے اور روح القدس کے عمل کے لئے کھول دیتا ہے۔ اکیلی آزمایش سخت کردیتی ہے جیسا کہ آگ جو موم کو نرم کرتی ہے مگر مٹی کو اینٹ کر دیتی ہے لیکن جبکہ آزمایش روح القدس کے فضل کے اثر کے ساتھ ملائی جاتی ہے تو یہہ اُس قیمتی تیل کی مانند ہو جاتی ہے جو سر کو توڑتا نہیں (۱۴۱ زبور ۵)

دیکھو خدا کس قدر ایمان کا لحاظ کرتا ہے۔ یہہ اُس کی نگاہ میں بیش قیمت ہے۔ جیسا کہ سونا بخیل کے لئے ہو ویسا ہی ایمان خدا کے لئے ہے۔ یہہ تمام فضل کی جڑ ہے۔ مقدس زندگی کا بیج ہے۔ الہیٰ خزینہ کی چابی ہے۔ آسمانی سیڑھی کا ڈنڈا ہے۔ اُس محراب کا جو دیدنی اور نادیدنی کے درمیان ہے خدا کو جوڑ دیتا ہے۔ زمین کی طرف کا ستون ہے کسی غریب دل میں اُس کو مضبوط کرنا خدا کی نگاہ میں بڑی قیمتی بات ہے اور چونکہ یہہ استعمال مشق اور کوشش سے مضبوط ہوتا ہے اس لئے تعجب کرو اگر وہ تمکو آزمایش میں ڈالے اور تمہاری طاقت کے مطابق اُس کو زیادہ سے زیادہ سخت کرتا جاوے یہاں تک کہ اُس کے فضل کی اس تعلیم کے نیچے تمہارا ایمان جو ایک دفعہ پایاب پانی کو دیکھکر کانپتا تھا اب بے خوف گہرے میں کودے اور بڑے پانیوں میں بھی کام کرسکے۔

الراقمہ منتھانی ایل ایم داس از لودیانہ

ترجمہ ٹرائیڈ بائی فایر

نمبر ۵

ان دیکھا مگر پیارا مسیح

"اُسے بن دیکھے تم پیار کرتے ہو اور باوجودیکہ تم اب اُسکو نہیں دیکھتے تو بھی اُس پر ایمان لا کے ایسی خوشی و خورمی کرتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے اور اپنے ایمان کی غرض یعنے جانوں کی نجات حاصل کرتے ہو" (۱ پطرس ۱ باب ۸ و ۹)

اصل یونانی زبان میں چھٹی آیت کے شروع اور آٹھویں آیت کے آخر میں ایک ہی لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنے "بڑی خوشی و خورمی کرتا ہے" یہہ تعجب کی بات ہے کہ ایسا لفظ چند ایسے تتر بتر شدہ مقدسوں کے تجربہ کی نسبت استعمال کیا جاوے کہ جن پر ستائے جانے کی کالی گھٹا زور کے ساتھ چھا رہی ہے تاہم یہہ تعجب کی بات نہیں معلوم ہوتی جبکہ ہم اُن خوشی کے چشموں کو ملاحظہ کرتے ہیں جو اُن دو سنہری حدوں (برکتوں) کے درمیان ہیں جن میں سے پہلے کی نسبت ہم نے اُس سے پہلے غور کیا ہے کیا اس خیال میں خوشی نہیں ہے کہ گو زیادہ صاف کرنے والی آگ بہت تیز ہے مگر فایدہ مند بھی ہے اور بے حد برکتوں کے لانے کے لئے ضروری طیاری ہے؟ اور کیا اس سے بڑھکر زیادہ خوشی اُس رشتے میں نہیں ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ہمارا ہو گیا ہے؟

ہاں تلوار سے چھوٹے اور آگ جلاوے۔ دوست چھوڑ دیں اور دشمن دھمکاویں۔ سرد پانی ہمکو گھیر لیں اور سیاہ وادی کے سایہ ہمارے اور سورج کی روشنی کے درمیان آجاویں اور ہماری طرح طرح کی آزمایشیں کیسی ہی سخت کیوں نہ ہوں ہمارے لئے صرف اس قدر جان لینا کافی ہے کہ وہ بے بیان جلال کے لئے عمل کر رہی ہیں۔

باقی آیندہ

مراسلہ

ہوشیاری در ایامِ شباب

ضعیف العمر پولوس رسول عام ایمان کی رو سے اپنے فرزندِ حقیقی، طیطس ایک نوجوان خادم الدین کو یوں ہدایت کرتا ہے کہ "یوں ہی جوانوں کو بھی نصیحت کر کہ وے ہوشیار رہیں۔ طیطس ۲: ۶"۔

ہوشیاری ایک بامعنی اور پُرمطلب لفظ ہے۔ اس میں کُل بُری عادتوں خلافِ عادتوں اور بدروشوں سے جوان بھائیوں (طیطس ۲: ۶) اور جوان بہنوں (۲: ۴) کو محفوظ رکھنے کی ایک جادوانہ طاقت اور ایک نصیحتانہ ہدایت پائی جاتی ہے کہ گویا {راہ یہہ ہے (ہوشیاری) تم اس پر چلو جبکہ تم دہنے اور جبکہ بائیں تم مُڑو۔ یسعیاہ ۳۰: ۲۱)

جس حیوان ناطق کے عشل حیوان مطلق کی قوت ادراک جاتی رہی اُس کی اشرف المخلوقات فضیلت بس خاک میں مل چکی۔

ذرا پاس آکر سنو کہ ہمنے بولنا شروع کیا جبکہ ہم ابھی بچے ہی تھے تو تم کب سنجیدگی اور شایستگی سے غور کرنا شروع کریں گے؟ ہاں بعض خیال کرتے کہ علم ہندسہ غور کرنا سکھلاتا ہے۔ پر خیر کوئی شے سکھاتی ہو۔ تاہم ہمیں اتنا معلوم ہے کہ روح کا جہان آیندہ حال کا سبب و انجام کا مؤثر فکر و خیال بہت ہی زیادہ لبشر کو غور کرنا سکھلاتا ہے۔ دیکھو بیشمار بیش قیمتی روحیں بوجہہ بے فکری برباد ہو رہی ہیں۔ ربّ الافواج فرماتا ہے کہ تم اپنی راہوں پر غور کرو۔ حجی ۱: ۵) غور کرو کہ تم کیا ہو؟ اور کیا کرنے کے قابل ہو؟ کس نے تم کو بنایا ہے؟ اور کس غرض سے بنائے گئے ہو؟ شمع عقل کا خدانے تمکو کس غرض سے عطا فرمایا ہے؟ جب سے اِس عالم کی شکل دیکھی کیا وہ غرض پوری کی جس کے لئے بھیجے گئے؟ بچپن و جوانی کے بطلان میں اپنی زندگی کے برس مثل کہانی کے گذرے یا تنگ دروازہ میں داخل ہو کر ہوشیاری سے اپنی زندگی کاٹی؟ عزیزو جو ہوشیار رہتے اور اپنی خبرداری کرتے خدا اُن کی رہنمائی کرتا ہے لیکن اُن کو چھوڑ دیتا جو گردن کش ہو کر ہمیشگی کے لئے آوارہ گرداں بن جاتے ہیں۔ تم جوانی کی نادانیوں کو بچپن کی دیگر چیزوں کے ساتھ ترک کرو۔ دانائی کے قوانین کے محکوم ہو (امثال ۴: ۷) یہہ تمہارے لئے مسافرت کے بیابان میں آگ و بادل کا ستون ہوگی (تم مسیح یسوع میں ہو کے اُس کے ہو کہ وہ ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت ہے ۱ قرنتی ۱: ۳۰)

حقیقتاً ہوشیاری فروتنی کے ہم پلّے ہے۔ پر بہت جوانوں کو ہم نے غرور کے پیرایہ میں برباد اور گھمنڈ کے گرداب میں غرقاب ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے خدا کا ایک بندہ کہتا ہے کہ (تم اے جوانوں فروتنی کا لباس پہنو ۱ پطرس ۵: ۵) اپنے علم و ہنر۔ خوبصورتی۔ ذات پات کا غرور۔ دولت و لیاقت نوکری چاکری۔ ڈگری یا کوئی اور سند پر چند روزہ فخر کا ملمع نہ چڑھاؤ اور نئے زمانہ فیشن کے جوانوں کی مانند پھولو اگر چمکنے چاہتے ہو تو مرد خدا موسیٰ کی تقلید کرو۔ اور اپنی لیاقتیں یا گر ہوں تو پردہ ڈالو۔ (اور یوں ہوا کہ موسیٰ کا چہرا چمکتا ہے سو اُس نے چہرہ پر نقاب ڈالا۔ خروج ۳۴: ۲۹ و ۳۵) اپنی بے شمار کمزوریوں اور گناہوں پر ہمیشہ غور کرتے رہو۔ تاکہ شرمندگی سے فروتنی سیکھو اور خداوند مسیح اور اُس کے فضل کی بخشش پر تکیہ و بھروسہ کرو۔

پرہیز گاری کا سبق بھی سیکھنا ہے؟ کیا نہیں جانتے کہ شراب و کباب نے اپنی اشرّی عفونت سے علانیہ ہزاروں کو ماں باپ عورت بچے بچوں۔ دوستوں۔ دشمنوں بلکہ حکام و شاہنشاہ کے روبرو دکھا دکھا کر کیسا قتل کیا ہے۔ دس ہزاروں کی زندگی کو برباد کیا۔ اُن پر بیماری ڈالی اُن کے ایام گلزار میں اُن کو کاٹ ڈالا۔ اُس نے کتنوں کو بھگو بھگو کر جوتیاں لگوائیں۔ کتنوں کو چیتھڑے پہنائے۔ اُن کی تجارت اور جایداد کا اب صرف نام ہی نام باقی رہنے دیا۔ اُن کی ملازمت کا بیش قیمت وقت کلال خانوں میں خرچ ہوا۔ اور جن ٹکوں سے خانگی سودا خریدنا یا قرض ادا کرنا تھا وہ تو آتش سیّال میں نبٹ چکا۔ اور ہمیشہ کے لئے برباد ہوئے۔ ذرا نظر اُٹھا کر تو دیکھو اس دریائے عالم کی سطح پر کتنی اُلگنت لاشیں بہی چلی جا رہی ہیں۔ دکیونکہ شرابی خدا کی بادشاہت میں داخل نہوں گے ۱ قرنتی ۶: ۱۰) نیز امثال والا کیا خوب صلاح دیتا ہے کہ (جب مئے لال لال ہووے اور اُس کا عکس جام پر پڑے اور جب بہتے وقت یہہ اپنی خوبی دکھلاوے تو اُس پر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند کاٹتی ہے اور بچھو کی طرح ڈنک مارتی ہے۔ ۲۳: ۳۱-۳۲) نیز ایک والدہ اپنے فرزند کو امثال ۳۱: ۴ میں کیا خوب ہدایت کرتی ہے۔ (بادشاہوں ہاں بادشاہوں کو مُے خوری زیبا نہیں دیتی ہے) اسی طرح میں عرض کرتا ہوں کہ مسیحیوں ہاں مسیحیوں کو شراب خوری زیبا نہیں دیتی۔ سوا اشد ضرورت بطور ادویات (۱ تمطاؤس ۵: ۲۳) باقی سب واہیات۔

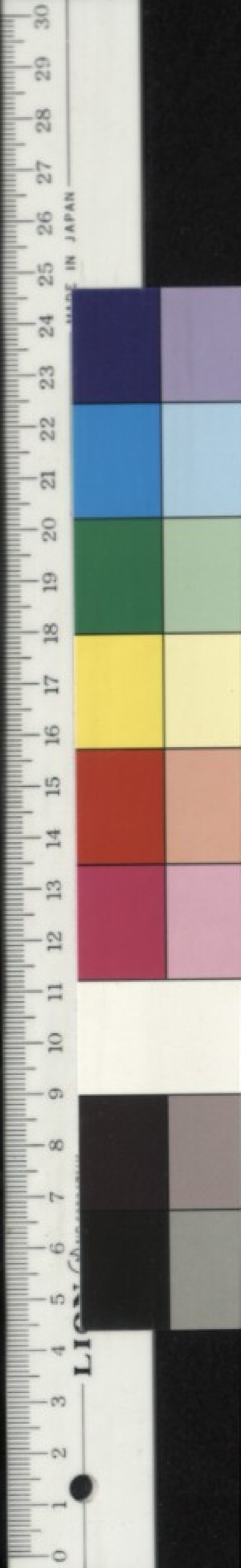
غصہ کو بھی لگام دینی ہے۔ منہہ کے دروازہ پر پہرہ بٹھلانا ہے۔ ملایم جواب غصہ کو کھو دیتا ہے۔ پر کرخت باتیں غضب انگیز ہیں۔ امثال ۱۵: ۱) اور داؤد کا بیٹا کہتا ہے۔ دکہ حلیم زمین کے وارث ہوں گے متی ۵: ۵)۔ کروا ہٹ کی جڑ اکھیڑی جاوے اور (خدا کے چنے ہوؤں کی مانند جو مقدس اور پیارے ہیں۔ دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلیمی اور بردباشت کا لباس پہنو قلسی ۳: ۱۲) دزبور ۲۹: ۱) پاکیزگی بھی جوانوں کا زیور ہے۔ اور جسم کے کاموں یعنے (زنا۔ حرامکاری۔ ناپاکی۔ شہوت سے محفوظ رہو۔ گلاتی ۵: ۱۹) بلکہ اِن سے بھاگو۔ ان کو برباد کرنے والی بلا یا آفت

سمجھو۔ اِن سے الگ رہو اور گرجنے والے شیر ببر سے جو جوانوں کو پھاڑنے اور نگل جانے کے لئے پھرتا ہو بچے رہو۔ خدا کے کلام مسیح کی عقل سے تمہارے دل پاک کئے جاویں۔ نیز داؤد والی دعا تم بھی مانگو کہ (میری آنکھوں کو پھیر کہ بطلان پر نظر نہ کریں۔ زبور ۱۱۹: ۳۷) خدا نے غریبوں والی چیزیں اگر تمکو دی ہیں اُن پر قناعت کرو۔ اگر غریب گھر۔ غریب خوراک۔ غریب پوشاک۔ غریب [illegible]۔ غریب نوکری چاکری تمہارا بخرہ اُس نے ٹھہرایا تو شکر کرکے قناعت کرو اور یہہ دعا مانگو (امثال ۳۰: ۸-۹ بطالت اور دروغ گوئی مجھ پاس سے دور رکھ۔ اور مجھ کو نہ کنگال کر اور نہ دولتمند پر میرے حال کے لائق مجھے خوراک دے۔ تا نہ ہووے کہ میں سیر ہو جاؤں اور انکار کرکے کہوں کہ خداوند کون ہے؟ یا محتاج ہو کے چوری کروں اور اپنے خدا کا نام ناحق لوں)۔

تم ایک ذی عقل مخلوق ہو۔ حیوانات سے بڑا درجہ بڑھکر۔ بہتیروں نے انسانیت کی رو سے آپکو حیوانات سے کم قدر کیا۔ اس لئے آپ کو آدمی بناؤ مثل گمگشتہ فرزند کے شیطان کے کھیتوں میں زیادہ اپنی شہوت پرستی کے سواروں کو نہ چراؤ۔ جب خداوند اس دنیا میں تھا سب سے زیادہ اُس نے دیووں کے مقبوضوں کو شفا دی ایسا ہی آج کل اکثر جوانوں کا حال ہے۔ کوئی والدین اپنے لڑکے کی کوئی اپنی لڑکی کی شکایت کرتا ہے۔ کہ وہ دیو سے ستایا گیا ہے۔ بھائی ہم وہی پرانا نسخہ بتاتے ہیں۔ کہ مسیح خداوند پاس جاؤ تب تم دیو سے خلاصی پاؤگے۔ اور اُس کے قدموں میں بیٹھو گے اور راستبازی کے کپڑے پہنو گے۔ اور ہوش میں آکر ہوشیار ہو جاؤ گے۔ (لوقا ۸: ۳۵) اُس سے سیکھو گے اور ایک نئے مخلوق بن جاؤ گے۔ پھر خواہ مشن میں یا ریل میں۔ خواہ کسی دفتر میں یا کالج میں۔ خواہ سپاہی خواہ منصف۔ خواہ دوکاندار یا کسی کارخانہ میں ملازم۔ خواہ ڈاکٹر ہو گے یا مریض۔ شاگرد یا اُستاد۔ خواہ کچھ ہی ہو سب میں ایک زندہ دلاور مسیحی سپاہی کی مانند ہر جگہ اُس کی وردی اور چپراس تمہارے اوپر ہی نظر آئیگی۔ پر اگر تو اب تک نافرمانی و غضب کا فرزند ہے تو دیکھ تیری زندگی کا کچا دھاگا جس پر تو نازاں ہوکر پھول رہا ہے ایک دن توڑا جائے گا۔ (ہوسیع ۹: ۱) اے اسرائیل قوموں کی طرح مارے خوشی کے مست پھول کیونکہ تو نے زنا کرکے اپنے خدا کو چھوڑا ہے) خدا کے سامنے تیرے نئے فیشن کے کوٹ پتلون۔ کف وکالر۔ ریشمی رومال و چھڑی کی کچھ قدر نہیں ہے۔ دیکھ ایک قرض خواہ تیرے سر پر ہے پہلے اُس سے فیصل کرلے۔ دیکھ ایک مدعی تیرے پیچھے ہے پہلے اُس سے میل کرلے تم اپنی خیالی اُمیدی پہاڑ کو اٹل تصور کرسکتے۔ لیکن یاد رکھو کہ زندگی کی صحبتوں۔ ملازمتوں۔ خوشیوں میں بہت پھندے ہیں۔ پر اگر غافل رہے تو آزمانے والا شکاری مثل فرعون کے مع اپنی نادیدنی فوج کے تلوار و نیزہ لئے آپہنچیگا۔ دیکھو وہ تمہاری تاڑ میں مصر سے تو چل پڑا ہے۔ اور تمہیں آگھیرے گا جبکہ آزمائشوں کے پہاڑ تمہارے دائیں بائیں اور بحر مجمع غم تمہارے سامنے ہوگا۔ اس لئے غم جنجال و آزمائش کی دنیا سے بچنے کی کوشش میں رہو (امثال ۶: ۵)

بعض اوقات اکثر جوان ابھی علم یا اُمیدواری یا ملازمت شروع کرتے کرتے ایسے آزاد بن جاتے کہ کسی کی نہ سنتے نہ مانتے۔ جو سمجھاوے وہ پرانے زمانہ یا فیشن کا آدمی۔ وے گویا خود ہی اپنے والدین۔ اُستاد و معلم ہیں۔ کس کا گرجا۔ کس کا سنڈے اسکول۔ وہ گھر ہی میں اپنی بندگی کرسکتے ہیں۔ وہ اپنے لئے آپ ہی قانون ہیں۔ پر نہیں جانتے کہ (انسان جو عورت سے پیدا ہوتا تھوڑے دن تک جیتا رہتا اور سراسر رنج میں ہے۔ ایوب ۱۴: ۱) اُس کی روزمرہ کی صلیب یقینی ہے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اُن کی سزا قابل معافی نہ ہوگی جو کہتے ہیں کہ ہم کھائیں پئیں کیونکہ کل مرنا ہے (یسعیاہ ۲۲: ۱۳، ۱۴) ہر ایک شے کا انجام نزدیک ہے اور اگر خواب غفلت سے نہ جاگے تو تمہارے فانی جسم کی آخرش وہ جگہ ہے جہاں کیڑوں کا ایک بڑا دل بادشاہت کرتا ہے۔ اور جہاں جسمانی خوشیوں کا ڈھول سنائی نہیں دیتا ہے۔ تب عشرت شیخی۔ اور گھمنڈ کی جگہہ کہاں؟ کسی کسی جوان کو تم نے دیکھا ہوگا۔ جن کے والدین اچھے دیندار تھے۔ خاص دینی تعلیم بھی انہیں دی گئی۔ اُن کی اُمید کی کلیاں اور شگوفے بھی نکلے۔ روح میں شروع بھی کرتے معلوم ہوئے۔ لیکن افسوس کہ جسم میں ختم ہوئے۔ کیونکہ دانائی کی آواز مثل بہرے کے شنوا نہ ہوئے۔ پر عزیزو اگر تم سنہرے تاج کے اُمیدوار ہو تو خبردار ایسا نہ ہو کہ عیسو کی مثل ایک نوالہ خوراک کی خاطر اپنے پہلوٹے پن کا حق بیچ دیں اور بے سود سر پٹکنا پڑے۔

آپ کو خبرداری سے جانچو۔ کیا کہہ سکتے ہو کہ خدا کے فضل کے زیر سایہ اگر تم نے اپنی جوانی کے دنوں کو اپنے خالق کی یاد میں صرف کیا؟ اور ہوشیار رہے؟ جو ایسے ہیں اُنکو صرف میں ہی نہیں بلکہ خداوند شاباش کہتا مسیح میں بھلائی قایم رہو۔ اور اپنی جوانمردی کو ہاتھ سے نہ دو۔ (عبرانی ۳: ۱۳) نیز جو ناپاکی کے روان دریا میں تمہیں بہتے نظر پڑیں اُن کو یہہ ہوشیار کرنے والی (ہرم داس کی تحریر سنا دو کہ تمہارا خطرہ بربادی کا یقینی اور بھاری ہے۔ توبہ کرو ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔ یہہ عقبیٰ کا سودا ہے جس کا تم بیوپار کر رہے ہو۔ یہہ کوئی مسخری نہیں ہے۔ پانسا (نرد) تیرے ہاتھ میں ہے یا جیتو یا ہارو۔ زمانہ کے بہاؤ پر محکم کھڑے ہوکر بچ جاؤ۔ یا پھسل کر برباد ہو۔ افسوس کہ بہتوں کے حوض جوانی کا آب اُن کے گزشتہ برباد شدہ سالوں کے ریگستان پر آب بہکر خشک ہو چکا ہے۔ کون اور کیونکر اب وہ پھر جمع کیا جا سکتا ہے؟ سبزہ زار میں اُنہیں اب سیاہ پرانے ناگ نے اپنے پیٹ کے بل بابا آدم کے وقت





سے چلتے چلتے ایسا کاٹا ہو کہ خون گردش کرنے سے بند ہو - سارا بدن نیلگوں پڑگیا ہو - قیامت کی آگ و گندھک میں صرف اس شری لاش کے ڈالنے کی دیر ہو - لیکن اگر تم ہوشیار رہے - تو یہہ ہوشیاری تمکو خدا کے تمام ہتھیاروں سے آراستہ کریگی - اور بڑے دنوں میں اگر آزمایش کرنے والا آوے تو یہہ ہوشیاری تمہارے دل کے دروازے کو قفل لگا دیگی - اور تمہارا دل خوشی کے ایک قیمتی اور مہنگ ہوئے عطر سے معطر کیا جاویگا - اور خدا کی محبت کا سایہ تم پر رہیگا - دیندار تم سے محبت رکھیں گے اور تم اُن کی اور وے تمہاری خوشی میں شریک ہوں گے اور تم اپنے والدین کی خوشی ہوگے - اور تمہارے بچے ہوشیار ماں باپ کے نقش قدم پر چل کر دین میں قایم ہوویں گے - اور تم کو دُعا دیں گے - پر جو ہوشیار نہیں ہیں کیا وہ (اسرائیل کے احمق ۲ سموئیل ۱۳: ۱۳) نہیں ہیں؟ وے صیحون کے باشندوں کی (منظروں میں نکمّے اور خوار ہیں - زبور ۵: ۴) اب تم کس گروہ میں ہو؟

پیارو بیدار مغز ہوشیار جوان کی ہر جگہ ضرورت ہو - خواہ دنیاوی کام ہو یا دینی - آفتاب کی سیدھی کرنوں کے ٹھیک نیچے خطِ اُستوا پر ہو یا قطب کی ششماہی تاریکی میں ہو - گرینلینڈ کے منجمد بحر کے قریب ہو یا جسشتان کی جلانے والی ریگستانی ساحل پر ہو - مدبّر ہو یا مبشّر ہو - ملکی کارکن ہو یا کلیسیائی منتظم ہو - مشیر ہو یا بشیر ہو - دونوں حالات میں وہ اپنی جگہہ کی عزت کا باعث ہوگا - کیونکہ اُنہوں نے اپنی فجر کو برباد ہونے نہ دیا - اور اس طرح ہوشیاری سے اُنہوں نے اپنی عمر کے پورے دن بچا رکھے - کلیسیا کی روحانی ترقی اُن کے دل کا خاص مُدعا رہا - اور اپنی حلال کی کمائی میں سے جو قیصر کا تھا سو قیصر کو دیا اور جو خدا کا تھا اُس کو اُس کی نذر کرنے سے بھی دریغ نہ کیا - اُن کو اُنکی عمر کے سالوں کی جمع نے دانائی سکھلائی - اور اس معرکہ عظیم کی فتح کے بعد اُن کو ایک تمغہ - تاج اور خلعت جو برہ کے سرخ لہو میں

اگرچہ دھوئی گئی پر بدن پر چڑھاتے ہی برف سی سفید ہوگئی - ملیگی - مسیح خداوند نے موت ڈروئی کا ڈنک شل زنبور کے ڈنک کے جس سے لڑکے کھیلتے نکال لیا ہو - پس اگر تو ہوشیار رہا تو تجھے اس اندھیری زمینی کوٹھری میں اگرچہ جانا پڑے گا پر تجھے نہ چھیے گا +

تخم تاثیر صحبت کا اثر - جو داناؤں کے ساتھ چلتا وہ دانا ہو اور دانا بنجائیگا - لیکن جس کی نشست و برخاست بیوقوفوں کے ساتھ ہی وہ ضرور برباد ہوجائیگا - کتابیں بھی ایک بھاری صحبتی دوست ہیں - ذرا دانائی و ہوشیاری کا قدم آگے دھرنا - تم دیکھو گے کہ یہہ اپنی مطالعہ کرنے والی رعیت پر کس قدر اثر کرتی ہیں - اس لئے دوستو ہوشیاری سے پڑھنا - واہیات ناولس - عشق انگیز کتب و غزلیات و دیوان و قصہ کہانیاں کی کتابیں جن کے پڑھنے میں ایک قسم کا مزہ تو آتا ہو پر اخلاق کو بگاڑتی اور وہ زہر قاتل کی چینی چڑھی گولیاں ہیں اُن سے بچے رہو - دیکھو کلام الٰہی ہمیں نجات کے لئے دانائی سکھانے کو بس ہو - اس کا اور اُس کے متعلق کتابوں کا ملاحظہ کرو +

جو جوان ہوشیاری کے دائرہ میں قدم دھرے ہوئے ہیں - اُن سے التجا آخری ہو کہ ہمیشہ نیک وسایل کو مدنظر رکھو - دعا - ایمانداروں کی صحبت گرجا گھر جانا - کلام کا مطالعہ کرنا مت بھولنا - عشا میں شریک ہو اور خداوند سے پرورش پاؤ - جس طرح وہ شاگرد جس کو خداوند پیار کرتا تھا جوان تھا بس تم کو بھی ساری عمر بھر مسیح پیار کرے گا - اور عاقبت میں اس کا مزا دے گا +

راقم

دھرم داس

پٹی

ضلع لاہور

کج فہمی

یہہ تو کہنا مشکل امر ہو کہ ہمارے کل مسیحی برادر جو اپنے اپنے دماغی مضامین سے اخبار نورافشاں کی مدد کر رہے ہیں - وہ سب عالم و فاضل اور معزز ہیں - مگر یہہ ظاہر ہو کہ وہ اپنی لیاقت کے موافق اپنے خرچ و محنت سے جس قدر ممکن ہوسکتا اپنا مسیحی فرض سمجھکر اُس کو ادا کرتے ہیں - پس چاہئے تو یہہ کہ ہم اُن کے شکر گذار ہو کر اُن کی ہمت کو بڑہائیں تاکہ وہ زیادہ تر اور دوسرے بھی اُن کے ساتھ اخبار مذکور کے مددگار ہوویں - مگر نہایت افسوس سے کہا جاتا ہو کہ بعض ہمارے مسیحی بھائی جو خود تو کچھ کرنے والے نہیں - مگر دوسروں کو بھی مدد کرتے ہوئے دیکھکر اُن کو اِس کام سے روکنے کا قصد ضرور کردیتے ہیں - چنانچہ اخبار نورافشاں مطبوعہ ۲۰ جنوری سنہ حال کے صفحہ ۹ کے کالم ۲ سے چند سطریں بعنوان "نورافشاں کرسمس نمبر" درج ہیں - جو مسٹر راقم میاں نجمی صاحب نے تحریر فرمائیں - کہ جن کے شروع میں جناب بغیر مضامین بعض معزز و لایق نامہ نگاروں کے جن کے نام نامی بھی اُنہوں نے تحریر فرمائے افسوس کے ساتھ ترستے رہ گئے اور اس لئے اُن کو نمبر مذکور مطلق مدھیکا" اور سے بالراست معلوم ہوا - اور مجبوری ہو کہ جس کے سبب جناب کو الفاظ ذیل لکھنے کی کمال ضرورت حاصل ہوئی یعنے "لڑکوں کے ہاتھ تو اخبار کو نہ چھوڑ دیجئے" وغیرہ وغیرہ اس میں کچھ شک نہیں کہ جن بزرگ اور معزز صاحبان کے نام جناب نے تحریر فرمائے وہ درحقیقت بزرگ و لایق اور فاضل ہیں اور شاید کوئی دوسرا اُن کی موافق کچھ تحریر نہ کرسکے مگر ہم یہہ نہیں مان سکتے کہ کسی خاص انسان کی مدد بغیر خدا اپنے ارادوں کو پورا کر ہی نہیں سکتا یہہ محض کم ایمانی اور کم اعتقادی ہو - کیونکہ کلام مقدس ہمکو کسی انسان پر پورا بھروسہ رکھنے میں صاف طور پر لعنت کا فتویٰ ظاہر کرتا ہو دیکھو یرمیاہ ۱۷: ۵ - اور

اس لئے ہمکو موسیٰ نبی پر غور کرنا کمال ضرور ہے جس کی معرفت بنی اسرائیل ملک مصر سے آزاد ہو کر نکلے تاکہ ملک موعود کنعان کے وارث ہو جاویں۔ پس کیا وہ اس کی وفات کے بعد مطلق آوارہ اور پریشان ہو گئے اور اپنا حق پانے سے محروم رہ گئے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یشوعا کی معرفت دریائے یردن کو عبور کر کے وہ اُس ملک میں پہنچ گئے اور اُس کے وارث بھی بن گئے علیٰ ہٰذا القیاس کلام خدا بیبل میں اور بھی مثالیں موجود ہیں جن سے یہہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا اپنے ارادے اور کام کو عجیب طور پر پورا کر دیتا ہے۔ اور اُس کے لئے ہمکو مایوس نہ ہونا چاہئے

علاوہ ازیں کرسمس نمبر میں جن جن صاحبان نے "کرسمس" کی بابت جو کچھ تحریر کیا وہ بہت کافی اور ضروری بیان ہے۔ اڈیٹر اور نامہ نگاروں کے مضامین عمدہ غزلیات پاکیزہ۔ مگر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جناب کو اُس نمبر کے مضامین کیونکر محض "پھیکے" اور بے لذت معلوم ہوئے۔ کہ جس سبب اُن کے لکھنے والوں کو لڑکوں کا خطاب عطا کیا گیا۔ اور اگرچہ جناب نے اپنے خیال میں اُس خطاب کو کچھ حقارتاً تحریر فرمایا۔ مگر وہ نہایت خوشی اور فخر کا خطاب ہے جس کی فضیلت میں ہمارے مبارک خداوند نے جس کے تولد کی یادگاری میں "کرسمس ڈے" کو سرور رہتے ہیں فقیہوں اور سرداروں کا ہنوں کے کج فہم خیالوں کو ظاہر کرنے کے لئے اپنی زبان مبارک سے یوں فرمایا کہ "کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ بچوں اور شیر خواروں کے منہ سے تو نے کامل تعریف کروائی" متی ۲۱: ۱۶ +

اب ان سطور کو زیادہ طول دینا ضروری نہیں ہے بقول شخصے عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ یہہ بھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ نمبر مذکور میں کوئی میرا مضمون تھا کہ جس باعث خاکسار کو کچھ رنج پہنچا۔ بلکہ محض اس لئے کہ ایسے الفاظ کی تحریر سے لکھنے والوں کا دل ضرور آزردہ ہوتا اور غیروں کو ہنسی اور حقارت کا موقع ملتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو کچھ لکھنا ضروری تھا تو بذریعہ خط کے اُن کو تحریک دے سکتے تھے۔ نہ کہ اخبار میں ایسا رونا دھونا ضروری ہے جس سے ناظرین اخبار ہذا کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ "روح ایک ہے" مگر دل تاثیریں طرح طرح کی ہیں" اور اس لئے بعضوں کا خیال نہایت عمیق اور بعضوں کا کم ہو سکتا ہے۔ سب ایک لیاقت اور خیال کے ہرگز نہیں ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے ہر ایک سے غلطی کا ہونا بھی ممکن ہے۔ جس کے لئے بھی ہمیں ضرور ہے کہ اپنا مسیحی فرض سمجھکر دوستانہ اس کو ظاہر کر دیں نہ اس طور پر کہ کسی کو بیجا رنج پہنچائیں +

راقـــم
ایک واعظ انجیل جلیل۔

واقعات اور رائیں

انگلستان و فرانس کا عہد نامہ

سرحد سیام سے متعلق انگلستان و فرانس کے درمیان جو عہد نامہ قبول کیا گیا ہے اُس پر چہارشنبہ کے روز دستخط ہو گئے۔ اس گفتگوئے مصالحت میں جیسا کہ پہلے لکھ چکے ہیں انگلستان نے دوستانہ فیاضی سے کام لیا ہے۔ صوبہ میکانگ فرانس کو دیدیا گیا ہے اور یہہ حصہ چین پر فرنچ قلمرو کے حدود کا کام دے گا + گریٹ برٹن اور فرانس نے باہم قول اقرار کیا ہے کہ وادی مینم میں مسلح پیشقدمی سے اجتناب کریں گے لیکن صوبہ ہذا کے مشرق و مغرب میں جو علاقہ سیام کا ہے وہ اس فقرہ کے اثر سے مستثنیٰ ہوگا + عام

انگلستان اور چین

۲۵ جنوری کو لنڈن سے خبر آئی کہ چین نے انگلستان کی اس درخواست کو کہ دریائے مغرب میں انگریزی تجارت کے دخل کی اجازت دیجاوے اس شرط پر منظور کیا ہے کہ انگلستان اُس عہد نامہ پر قایم رہے جو سرحد برہما سے متعلق چین کے ساتھ کیا گیا تھا۔ چین نے سرحد سیام پر فرانس کو خاص رعایتیں دیکر انگلستان کو ناراض کیا تھا نتیجہ یہہ ہوا کہ فرانس و انگلستان میں جھگڑا پڑ گیا۔ اس جھگڑے کو بمصالحت طے کر کے فرانس کو علاقہ متنازعہ فیہ دیا گیا اور اس کے جواب میں انگلستان نے چین کے سرحدی عہد نامہ کو فسخ کر دیا تھا اب چین کہتا ہے کہ وہ عہد نامہ بحال رکھا جاوے تب ہم دریائے مغرب کو برٹش تجارت کے لئے کشادہ کر سکتے ہیں اور چونکہ یہہ شرط بیڈھب ہے لہذا لارڈ سالسبری صاحب سے استصواب رائے کیا گیا ہے کہ اب کیا کرنا چاہئے + عام

پرنس ہنری کا ماتم

پرنس ہنری آف بیٹنبرگ مرحوم داماد حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفات حسرت آیات کا ماتم ہندوستان میں بھی چھہ ہفتہ تک منایا جاوے گا یعنے ۵ مارچ سنہ ۹۶ء تک۔ اس عرصہ میں کوئی جلسہ بال وغیرہ نہو گا چنانچہ جہاں جہاں اس قسم کے سرکاری جلسے ہونے والے تھے سب ملتوی کئے گئے۔ بندرگاہوں میں جہازات کے علم بھی اس عرصہ میں سرنگوں ہیں گے۔ پرنس مرحوم قوم سے جرمن تھے اور مہم اشانٹی میں بطور والنیٹر کے شامل ہوئے تھے۔ ان کی لاش ولایت کو لے گئے ہیں اور خبر ہے کہ ان کا جنازہ قلعہ ونڈسر میں جنگی شوکت سے اُٹھایا جاوے گا اور جنگی رسومات سے دفن کیا جاوے گا + عام



جمعہ کی تعطیل

مرزا صاحب قادیانی نے ان دنوں یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو ایک مطبوعہ اشتہار معہ ایک خالی نقشہ جدول کشیدہ کے "جمعہ کی تعطیل" کے عنوان سے جاری کر کے جابجا پنجاب و ہندوستان کے سربرآوردہ اہل اسلام کے پاس ارسال فرمایا ہے اور اس میں ان کو اس امر کی ترغیب و تحریص کی ہے کہ وہ جمعہ کی تعطیل کے لئے کل مسلمانوں سے اس نقشہ میں دستخط ثبت کرا کر بہت جلد ہمارے پاس بھیجدیں تاکہ ہم ایک عرضداشت کے ساتھ (اس کا مسودہ بھی اُنہوں نے مرتب کر کے اور چھپوا کر اشتہار مذکور کے ساتھ شایع کر دیا ہے) منسلک کر کے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں واسطے استدعائے تعطیل جمعہ کے بھیجدیں۔ عرضداشت کی تمہید یہہ ہے کہ جس طرح گورنمنٹ عالیہ نے عیسائیوں اور ہندوؤں کی بجا آوری رسوم عبادت وغیرہ کے لئے اتوار کی تعطیل مقرر کر رکھی ہے اسیطرح مسلمانوں کے گروہ کثیر کے لئے بھی کل دفاتر و محکمہ جات اور سرکاری مدارس اور کالجوں میں جمعہ کے روز جو اُن کا ایک بڑا متبرک اور عبادت کا دن ہے واسطے ادائے نماز جمعہ اور وعظ و نصایح سننے کے تمام روز کی تعطیل دیجاوے۔ مرزا صاحب کی اس قدر تحریک و ترغیب نہایت ہی قابل تعریف ہے اور سراسر تقویت دین متین اسلام پر مبنی ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ تمام مسلمان اس تحریک کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھکر تھوڑے ہی عرصہ میں دستخطوں کا ایک انبار لگا دینگے اور عادل گورنمنٹ سے بھی اُمید واثق ہے کہ اگر اس نے خدانخواستہ کہیں مالی حالات کے لحاظ سے جمعہ کے تمام روز کی مستقل تعطیل منظور نفرمائی تو کم سے کم اتنا تو ضرور ہی ہوجائے گا کہ جمعہ کے روز کل مسلمان ملازمان ہر ایک صیغہ کے لئے جمعہ کی نماز کے لئے دو گھنٹہ کی رخصت کا ضروری آرڈر جاری ہوجائیگا۔ لیکن مرزا صاحب نے جو اشتہار اور مسودہ عرضداشت مذکور کے ضمن میں جابجا بعض مسلمان بھائیوں کی نسبت دل کھولکر زہر اُگلا ہے انکی اس حرکت کو کوئی مسلمان کسی فرقہ و مذہب کا پسند نہ کرے گا بلکہ اُن کی اس عمدہ و مبارک تحریک کو محض ان کی خودغرضی اور نفسانیت پر محمول کرے گا۔ چنانچہ ان کی اس زہریلی تحریر کا لُب لباب یہہ ہے کہ وہ جمعہ کی تعطیل مسلمانوں کو دینے میں گورنمنٹ کو بھی یہہ پولیٹکل فائدہ حاصل ہوگا کہ اس وقت جو شریر اور بدباطن اور نالایق نام کے مسلمان اس ملک برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیکر اپنے خود تراشیدہ خیالات کے رُو سے نماز جمعہ کو فرض نہیں سمجھتے تو جب جمعہ کی تعطیل ملگئی اور وہ پھر بھی جمعہ کی نمازوں میں حاضر نہوئے تو یہہ بات کھل جائے گی اور اُن کی شناخت کا یہہ عمدہ معیار ہوگا کہ گورنمنٹ کی نسبت ایک خفیہ بغاوت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹکل خیرخواہی کی نیت سے ایک نقشہ بھی تجویز کر دیا ہے کہ ایسے شریر انسانوں کے نام اُس میں درج کر دئے جائیں اور وہ نقشہ ایک پولیٹکل راز کی طرح ہمارے پاس رکھا رہیگا اور گورنمنٹ کے طلب کرنے پر اُس کے حوالہ کیا جائیگا" وغیرہ وغیرہ۔ ناظرین مرزا صاحب کی اس تحریر سے صریحاً یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ پہلے تمام مسلمانوں کو گورنمنٹ کی نسبت مظنہ بغاوت کی تخویف دیکر اُن سے جمعہ کی تعطیل کے لئے دستخط کرانا چاہتے ہیں۔ ادھر گورنمنٹ کو پولیٹکل فائدہ کا لالچ دیکر اُس سے جمعہ کی تعطیل منظور کرانے کے ضمن میں بعض گورنمنٹ پر اپنی خیرخواہی عملی طور سے ثابت کرنیکی غرض رکھتے ہیں گویا اس کے یہہ معنے ہیں کہ مرزا صاحب نے ۵ ؍ فروری ۱۸۹۵ء میں جو ایک اظہار نامہ شایع کر کے برٹش گورنمنٹ کو اپنی خیرخواہی اور جان نثاری کا حرف زبانی یقین دلایا تھا اب اُس کو عملی طور پر مسلمانوں کے حالات کا مخبر بن کر ثابت کرنے لگے ہیں ورنہ اُن کو اور ان کے ہم رائے اصحاب کو بخوبی معلوم ہے کہ جمعہ کی فرضیت کی نسبت گڑبڑ اس ملک میں کچھ آج سے نہیں پڑی بلکہ ہندوستان میں نماز کی فرضیت کی نسبت اختلاف تو اورنگ زیب عالمگیر کے عہد سے بھی پیشتر کا چلا آتا ہے حالانکہ اُس وقت ہندوستان کو کوئی متنفس دار الحرب نہیں کہہ سکتا تھا اور یہہ اختلاف صرف اس لئے تھا کہ جو شرائط وجوب نماز جمعہ کی نسبت حنفی مذہب کی کتب فقہ میں احادیث و آثار صحابہ سے مستنبط ہو کر درج ہوئی ہیں ان میں سے بعض عالمگیر کے زمانہ میں بھی پائی نجاتی تھیں چنانچہ اسباب کو شہنشاہ عالمگیر کے اُستاد شیخ احمد المعروف بہ ملا جیون متوفی سنہ ۱۱۳۰ھ نے اپنی عربی تفسیر احمدی کے صفحہ ۷۰۳ پر سورہ جمعہ کی تفسیر میں شرح لکھا ہے جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعض شرطوں کے نہ پائے جانے سے نماز جمعہ کی فرضیت کی نسبت اشتباہ ہو کر لوگوں کے چار گروہ ہوگئے ہیں ایک تو وہ جو جمعہ بالکل پڑھتے ہی نہیں۔ دوسرے وہ جو صرف نماز جمعہ ہی پڑھتے ہیں۔ تیسرے وہ جو ظہر کی نماز تو اپنے اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں۔ اور پھر مسجد میں آکر جمعہ پڑھتے ہیں لیکن یہہ تینوں گروہ کے لوگ تھوڑے ہیں۔ چوتھے وہ ہیں جو پہلے جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر اُس کے بعد احتیاطاً ظہر پڑھ لیتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہیں۔ انتہی۔ دیکھو جب عالمگیر کے عہد سے جمعہ کی فرضیت کے بارہ میں اختلاف ہے اور اُس وقت بھی بہت لوگ جمعہ نہیں پڑھتے تھے اور عالمگیر جیسی پابند شریعت گورنمنٹ اُس کے تارکین کو کچھ سزا نہ دیتی تھی تو اب گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں مرزا صاحب نماز جمعہ نہ پڑھنے والے مسلمانوں کو کسطرح گورنمنٹ کے باغی قرار دے سکتے ہیں۔ ہم ابھی بیدادمغز گورنمنٹ کی نسبت کسی طرح خیال نہیں کرسکتے کہ وہ ایک خبطی مجمع قادیاں کی ابلہ فریبیوں میں آکر پنجاب و ہندوستان کے مسلمانوں کے کسی فرقہ کی نسبت اپنے دل میں کسیطرح کی بدظنی کو دخل دیگی حضرت مرزا صاحب خیال فرمائیے کہ ایک وہ بھی تو مسلمان بھائی (مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی) ہیں جنہوں نے اپنی مساعی جمیلہ سے اپنے بعض مسلمان بھائیوں پر سے لفظ وہابی اطلاق جس کے پولیٹکل معنی گورنمنٹ کے خیال میں ایک باغی کے مرکوز تھے سرکاری کاغذات سے دور کرا کر ان کو بغاوت کے مکروہ الزام سے بری کرایا اور ایک آپ بھی ہیں جو خواہنخواہ بعض بھولے بھالے مسلمانوں کی نسبت گورنمنٹ کے دل میں بغاوت کا مظنہ ڈالنے کی کوشش پر مستعد ہوئے ہیں۔ اور اپنی قوم کے



سرحدی معاملات

چمن سے حد ایران تک افغانی سرحد کے قائم کرنے کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ کپتان مکمیہن صاحب برٹش افسر ہیں اور سردار عمر خاں کو صاحب امیر کابل نے اپنی طرف سے روانہ کیا ہے۔ تمام انتظام ہر دو جانب سے ٹھیک ٹھاک ہے۔ ادھر ایران سے بلوچستان تک ایک اور پارٹی حدبندی کریگی۔ اس کے برٹش افسر کرنل ہولڈچ صاحب ہوں گے۔ یہہ کراچی سے براہ گوادر کوہ ملک کو جاویں گے اور وہاں ۱۰ فروری تک ایرانی جماعت آملیگی۔ یہہ جماعت کس افسر کے ماتحت ہوگی ابھی معلوم نہیں ہے۔ مقام جالک سے کام شروع ہوگا اور کوہ ملک پر ختم کیا جاوے گا دونوں حدبندیوں کے کام ماہ اپریل میں ختم ہونگے اور کپتان مکمیہن صاحب اور کرنل ہولڈچ صاحب آپس میں آملیں گے + پام

مقدمہ رشوت شملہ

حیدرآباد کے سید محمد یوسف الدین کا مقدمہ رشوت فارن آفس ۲۳ جنوری کو پیش ہوا تھا۔ عین وقت پر حسب الحکم چیف کورٹ ملتوی کرنا پڑا۔ اور اب یہہ مقدمہ ۳ اکتوبر پر ملتوی کیا گیا ہے۔ صاحب ڈسٹرکٹ جج انبالہ کارروائی کرنے پر تیار تھے کہ چیف کورٹ سے پیغام تار موصول ہوا جس میں حکم تھا کہ مقدمہ ملتوی کیا جاوے اور مستغاثہ سے وجہ پوچھی جائے کہ کس لئے تمام کارروائی فسخ نہ کی جاوے جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ کو کچھ حق نہیں تھا کہ برٹش انڈیا کی حدود کے باہر سمنوں کی تعمیل کرائے حالانکہ ملزم نظام حیدرآباد کی رعایا اور باشندہ تھا +

دیسی توپخانوں کا انتظام

دیسی توپخانوں کی تعداد محدود ہے اور ان کی ضرورت بہت جگہہ ہے اس لئے گورنمنٹ ہند نے حسب ذیل ان کی ازسرنو تقسیم منظور فرمائی ہے۔ مالاکانڈ اور دربا اور ڈیرہ دون اور ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ایڈورڈز آباد اور کوہاٹ میں ایک ایک باٹری رہیگی۔ ایک باٹری درمیان توچی اور وانو کے اس انتظام کی وجہہ سے دو باٹریاں بمبئی سے بنگالہ میں داخل کی جاویں گی۔ یہہ سرحدی ڈیوٹی پر ہونگی اور آئندہ پونا میں کوئی باٹری نہیں رکھی جاویگی۔ اس انتظام کی تعمیل سے متعلق حسب ذیل حرکات کا حکم دیا گیا ہے۔ نمبر ۱ کوہاٹ کوہی باٹری کی دو توپیں توچی سے وانو کو۔ نمبر ۲ ڈیرہ جات کوہی باٹری کی دو توپیں کورم سے کوہاٹ کو۔ نمبر ۳ پشاور کوہی باٹری وانو سے ایڈورڈز آباد۔ نمبر ۴ بمبئی کوہی باٹری لورالائی و فورٹ سنڈیمن سے ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ وانو اور توچی اور کورم میں دو دو توپیں از قسم سکیم بھی رکھی جاوینگی + پام

سندھ میں ڈاکہ کا زور

سندھ میں ڈاکوؤں کے زور کی کیفیت حال ہی میں لکھ چکے ہیں۔ اس طائفہ کی سرکوبی کے لئے جنگی فوج بھیجی گئی تھی وہ ناکافی ثابت ہوئی ہے اور اب تازہ خبر یہہ ہے کہ حیدرآباد اور جیکب آباد سے کمک روانہ کی گئی ہے۔ اب چھہ سو فوج ڈاکوؤں کی سرکوبی میں مصروف ہے اور امید پڑتی ہے کہ ڈاکوؤں کی کمر توڑنے میں یہہ طاقت کافی مضبوط ثابت ہوگی۔ چھہ سو جوان مسلح ایک معقول طاقت ہے۔ اندیشہ صرف یہہ ہے کہ اس عرصہ میں ڈاکو لوگ رفتہ رفتہ منتشر نہ ہو جائیں۔ اگر قبل اس کے کہ چاروں طرف سے گھیرے جاویں وہ منتشر ہو کر نکل گئے تو بہت دقت ہوگی اور خرابی کا خوف آیندہ کو بنا رہے گا۔ یہہ لوگ جس مقام میں جمع ہیں وہ بہت ہی دلدل اور گنجان ناہموار جنگل ہے کہ جس میں سپاہیوں کا حرکت کرنا مطلق آسان نہیں + عام

بریلی

(۱) ہمیں سخت افسوس ہے کہ ملازمان ڈاک خانہ یہہ بخوبی جانتے ہیں کہ جو شخص سرکاری رقم کھا جاتا ہے یا چوری کرتا ہے وہ ہمیشہ جیلخانہ بھیجا جاتا ہے۔ بلکہ محکمہ ڈاک میں ہر سال ایسے بہت سے اشخاص ہیں کہ جن کو یہہ روز نصیب ہوتا ہے اور کامل سزائیں دی جاتی ہیں اس پر بھی کچھ خیال نہیں کرتے۔ چنانچہ حال میں ڈاک خانہ فریدپور ضلع بریلی میں مسمی مانک رام چٹھی رساں نے چند منی آڈروں کا روپیہ ہضم کیا۔ جب اُن لوگوں کی جن کے نام منی آرڈر تھے شکایت ہونے پر حال معلوم ہوا تو جناب انسپکٹر صاحب نے بعد تحقیقات مقدمہ پولیس کے حوالہ کیا۔ اب یقین ہے کہ کامل سزا دیجاویگی +

(۲) آجکل شہر میں بوجہہ گرانی غلہ چوریاں اور ڈکیتیاں کثرت سے ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسی وجہہ سے شہر میں جو شخص بعد ۱۲ بجے رات کے مل جاتا ہے اہلیان پولیس اُس کو گرفتار کر کے کوتوالی لے جاتے ہیں اور صبح کو چھوڑ دیتے ہیں + امین سند

ایک کانسٹبل کی موت

شملہ میں ایک پولیس کانسٹبل نے رعایتی رخصت حاصل کی تھی اور گھر جانے کے لئے سیونگ بنک سے اپنا روپیہ واپس لے لیا تھا۔ پچھلے ہفتہ کے منگل کو ۱۰ بجے رات کے جب دوسرا سپاہی پہرہ بدلانے کے لئے بائین بازار میں جہاں پہلے سپاہی کا پہرہ تھا گیا تو اُسے نہ پایا جس پر تلاش شروع ہوگئی اور وہ ایک کھنڈر میں نیم بسمل سا پایا گیا۔ اُسی وقت اُس کو ہسپتال میں لے گئے مگر وہ چند گھنٹہ کے بعد بیہوشی ہی میں مر گیا اُس کا سر کچلا ہوا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ چوروں نے بہ طمع زر اُس کو ہلاک کیا ہے + سنہ



بقیہ

گیارہواں اجلاس انڈین نیشنل کانگرس

آٹھواں رزولیوشن مسٹر ایچ اے وڈیا صاحب بارسٹر بمبئی نے پیش کیا۔ اس خیال سے کہ جانب شمال جنوب و شمال مشرق سرحد ہندوستان بڑھتی جاتی ہے جس کا دفعہ ۵۷ گورنمنٹ انڈیا ایکٹ کے پاس کرتے وقت پارلیمنٹ کو خیال نہیں ہو سکتا تھا کانگرس کی رائے میں جب محاصلات ہند سرحد ہند کے باہر کام میں لائی جاویں تو پارلیمنٹ سے منظوری لیجائے ۔ فواید ہند اس کے خواہاں ہیں کہ ایسی فوج کشی کے مصارف انگلستان اور ہندوستان دونوں کو برداشت کریں جب تک مزید ذمہ داری اس قسم کی نہ کیجاوے موجود ۔ ملٹری پالسی ہندوستان کو سخت مالی دشواریوں میں پھنسا دیگی۔ اس رزولیوشن کی تائید مسٹر پاپیا صاحب اہل بمبئی اور مسٹر چمیبرس نے کی۔ اور جلسہ کانگرس دوسرے روز کے لئے ملتوی ہوا +

دوسرے روز کی کارروائی میں قابل تذکرہ یہہ بات تھی کہ تمام اول درجہ کے مقرروں نے تقریر کی تھی اس باعث حاضرین ابتدا سے آخر تک اپنی جگہہ پر جمے ہوئے بیٹھے رہے پنڈت مدنموہن مالوی کی تقریر خوب باثر تھی اُنہوں نے شاہی کمیشن کے بارہ میں پرجوش الفاظ میں بیان کیا کہ کیونکر گورنمنٹ ایک معاہدہ کے بعد اپنا دوسرا وعدہ شکست کرتی جاتی ہے اور کیونکر چھوٹی چھوٹی باتوں میں گورنمنٹ رعایا کو بیدل کرتی ہے کمیشن مقرر کرنے سے آیا فائدہ ہو سکتا ہے جب تک اُس میں ہندوستان کی رائے نہ شامل کی جائے اور یہہ نہ دکھلایا جائے کہ کن صیغوں میں بحث کی اُمید ہو سکتی ہے۔ مسٹر من موہن گھوش کی تقریر مسئلہ علیحدگی جوڈیشل اور انتظامی فرایض پر دلچسپ تھی مسٹر موصوف حال ہی میں ولایت میں اُنہوں نے اس مسئلہ پر ملک کی خدمت بہت معقول طور پر ادا کی کہ سکرٹری آف اسٹیٹ سے ملاقات کی اور دیگر حکام بالا سے گفتگو کی اُنہوں نے لارڈ جارج ہملٹن سے بیان کیا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی شکایت یہہ ہے کہ حکام کی جانب سے جب کبھی غلطی ہو جاتی ہے وہ اس کی اصلاح کرنی گویا گناہ سمجھتے ہیں ۔ ایک پولیس مین غلطی کرتا ہے اُس کی تائید تھانہ دار کرتا ہے تھانہ دار کی تائید سپرنٹنڈنٹ پولیس کرتا ہے اور سپرنٹنڈنٹ کی تائید مجسٹریٹ اور اسی طرح حکام بالا ایک دوسرے کی غلطیاں انتظامی حیثیت میں پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور سب اس خیال میں ہیں کہ اگر رعایا کی غل وغپاڑے کیطرف توجہہ کی گئی تو حکام کی بے رعبی ہو جاویگی ۔ حالانکہ یہہ خیال نہیں ہے کہ جب رعایا کا اعتبار اُٹھ جاویگا تو گو اس سے بڑھکر بربادی ہوگی ۔ مسٹر منموہن گھوش نے بیان کیا کہ کنسر ویٹو گروہ میں بھی یہی رائے قایم ہوتی جاتی ہے کہ جلد اصلاح پولیس اور جوڈیشل کی جاوے مسٹر ڈبلیو سی بنرجی مسٹر سیمور کی اور مسٹر کالیچرن بنرجی کی تقریروں نے بھی سماں باندہ دیا تھا اور ہر ایک شخص نے گویا اپنے طور پر ثابت کیا کہ جن شکایات کی جانب گورنمنٹ کی وہ توجہہ مبذول کرنا چاہتے ہیں وہ سب درست اور واجبی ہیں اور جس قدر گورنمنٹ توقف کریگی اُسی قدر وہ شکایات بڑھتی جاوینگی +

تیسرے روز کی کارروائی +

یکشنبہ کو سوشل کانفرنس ہوئی جس کی کارروائی ہم آگے چلکر لکھیں گے دوشنبہ کو کانگرس کا تیسرا جلسہ ہوا۔ پنڈال بھرا ہوا تھا مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ایک تار اس مضمون کا پریسیڈنٹ صاحب کو بھیجا تھا کہ پرانند اجودھیا ناتھ صاحب مرحوم کی یادگار قایم کیجاوے مہاراجہ صاحب نے خود دو ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ پریسیڈنٹ صاحب نے ایک تار مرسلہ مہاراجہ صاحب ہو لکر اس مضمون کا پڑھا کہ وہ چاہتے ہیں کانگرس کے پنڈال کا ایک نقشہ اُن کو بھیجا جاوے جس کا خرچہ دینے کو وہ تیار ہیں مہاراجگان کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کر کے پریسیڈنٹ صاحب نے کارروائی شروع کی +

مسٹر پاراسوامی پلائی نے نواں رزولیوشن اس مضمون کا پیش کیا کہ کانگرس مناسب خیال کرتی ہے کہ اپنی ناراضی اُس تجویز کی نسبت قلمبند کرے جو ہندوستانی باشندگان جنوبی افریقہ کے حقوق ذلیل کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ کانگرس اُمید ظاہر کرتی ہے کہ انگریزی اور ہندوستانی گورنمنٹ ہندی باشندگان کے حقوق کی محافظت کو پیش قدمی کرے گی اُسی طرح جسطرح سے انگریزوں کے حقوق کی محافظت کی جاتی ہے۔ اس رزولیوشن کی مسٹر بھیم جی مسٹر ڈملکشن نے تائید کی +

مسٹر مدہولکر نے دسواں رزولیوشن پیش کیا۔ جو اس کانگرس کی رائے میں ایسی ہر ایک تجویز جس سے زمینداروں سے انتقال اراضی کا اختیار لے لیا جائے۔ کہ اس سے اُن کی مفلسی دور ہوگی نہایت مضر تجویز ہوگی اور اس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ترقی اراضی بالکل رُک جاویگی اور زراعت پیشہ جماعت نہایت بے مددی کی حالت کو پہنچ جاویگی زراعت پیشہ فرقہ کی قرضداری کچھہ تو اُن کی ناواقفیت کے باعث ہوتی ہے اور کچھہ سخت شرح لگان کے باعث اصلی علاج اس حالت کے دور کرنے کا یہہ ہے کہ تعلیم پھیلائی جائے اور موجودہ تحصیل لگان کی سختی اُن حصص ملک میں کم کیجائے جہاں بندوبست دوامی موجود ہے۔ مسٹر مدہولکر نے بیان کیا کہ ۲۵ فیصدی اراضی زراعت پیشہ لوگوں کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے اور اُس کی وجہ اُن کی جہالت اور سختی لگان ہے +

مسٹر نائو صاحب نے تحریک کی "کانگرس خوشی ظاہر کرتی ہے کہ اختیار سوال پوچھنے کا عام طور سے اچھی طرح اعتدال کے ساتھہ استعمال کیا گیا جس پر حکام ولایت و ہند نے خوشی ظاہر کی ہے۔ کانگرس کی یہہ رائے کہ اختیار سوال پوچھنے سے زیادہ فائدہ ہوگا اگر ممبران کو اجازت دیجائے کہ وہ سوالات مختصر بیان کے ساتھہ پوچھیں اور سوال پوچھنے کے اسباب بیان کرنے کا حق بھی عطا کیا جائے اس رزولیوشن کی تائید مسٹر گوکھلے صاحب اہل بمبئی و مسٹر سوبہ رام سوامی آیر صاحب مدراسی نے کی + دوسرے ہندو بہیرہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

برٹش انڈیا کا آگبوٹ موسوسہ افریقہ دریائے زنگوں میں زمین پر دھس گیا ہے +

میونسپلٹی بمبئی نے ایک سکول بلڈنگ فنڈ قایم کیا جس کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ چھوڑا گیا ہے +

امتحان تحصیلداران پنجاب میں ۱۹ سے ۷ امیدوار پاس ہوئے +

مہاراجہ صاحب دربھنگہ بہت بیمار ہیں اب افاقہ ہے لیکن کمزوری بعید ہے +

وادی خوست میں حال کی لڑائی میں امیر کابل کے ۲۰ سپاہی قتل ہوئے ہیں +

رعایا کے ۲۰۰۰ آدمی قید کر کے کابل بھیجے گئے یہہ لوگ مالیہ دینے میں عذر کرتے تھے +

انگلستان میں بذریعہ فارن آفس چندہ جمع ہوتا ہے ہند میں بھی چندہ کر رہے ہیں +

چین نے برٹش تجارت کے لئے مغربی دریا کا کھولنا ایک شرط پر منظور کیا جو بیڈھب ہے +

شرط یہہ ہے کہ جو ملک عہدنامہ برما سے چین کو ملا تھا وہ بدستور حوالہ کیا جائے +

لارڈ سالسبری صاحب سے اسبارہ میں پوچھا گیا: دیکھیے وہ کیا کہتے ہیں +

سیامی عہدنامہ فرنچ کے باعث یہہ علاقہ برٹش نے چین سے واپس لیا تھا۔ اب دیکھیے کیا ہو +

بیکاروں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور اس سے اندیشہ فساد ترقی پر ہے +

لوگوں کی جماعتیں ہر روز خفیہ طور پر جوہنسبرگ سے نامعلوم کدھر کو جا رہی ہیں +

پرنس ہنری آف بیٹنبرگ مرحوم قلعہ ونڈسر میں جنگی شان سے دفن کئے جاویں گے +

کنیڈا میں ایک لاکھ فوج تیار ہے کہ امریکا اور انگلستان کا ساتھ دے +

لارڈ ڈرپن صاحب سلطنت عثمانیہ کی سیر کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں وارد ہوئے +

روس نے کمر باندھی کہ نواح مشرق میں سرگرم پالیسی اختیار کی جاوے +

ملکہ پرتگال ۲ سال سے ڈاکٹری تعلیم پا رہی ہیں اور لسبن میں پہلا امتحان پاس کیا +

وہ چاہتی ہیں ڈاکٹری پیشہ مستورات کے لئے بھی کھولا جاوے جس کا رستہ صاف کرتی ہیں +

روس میں مشہور ہے انگلستان چین سے جنگ پر تیار ہے کہ روسی کامیابی کو روکے +

لنڈن کی نالیوں کی صفائی اور سڑکوں کے چھڑکاؤ کے لئے سمندر کا پانی نلکوں سے لاویں گے +

بنگالہ کی کمیشن مزدوران چھوٹا ناگپور کے مقام پرولیہ میں اجلاس فرما ہوئی +

نواب لاٹ بنگالہ نے سب سے پہلے قصد کیا ہے کہ لیڈی ڈفرن فنڈ کو بڑھایا جائے +

کلکتہ میں پھولوں کی نمایش کا سالانہ جلسہ ۱۴ و ۱۵ فروری کو ہوگا +

۸ تاریخ کو شملہ میں پھر برفباری ہوئی۔ ہوا زور شور سے چلتی ہے +

علیگڈہ سٹیشن پر ایک بدمست فوجی گورہ ریلگاڑی کے نیچے کچل کر مر گیا +

لنڈن سے افسوسناک خبر آئی کہ مسٹر الگزنڈر کمپل صاحب مشہور ببلشر فوت ہو گئے +

اشانٹی کے پایہ تخت کوماسی میں میجر پگٹ صاحب برٹش رزیڈنٹ مقرر کئے گئے +

پیرس (فرانس) میں ایک کمپنی قایم ہوگی جو نہر پناما کا کام ختم کر کے بیچیگی +

برقی کھٹکا۔ کلکتہ میں کوؤں کے مارنے کے لئے ایک تازہ ایجاد صندوق پیٹنٹ کرایا گیا ہے۔ جس پر کوا بیٹھکر دانہ اٹھاتے ہی مر جاتا ہے۔ اس آلہ میں قوت برقی سے کام لیا گیا ہے +

عمرا خاں مکہ جانے والے ہیں عنقریب داخل پشاور ہوں گے +

ترکوں اور بدؤں کے درمیان جو بوجہ جال کی کشش ہوا اس سے حاجیان مکہ شریف کو سخت مصیبت درپیش آئی ہے +

بنگلور ایک فسٹ کلاس پلیڈر کو چیف کورٹ سے نوٹس دیا گیا ہے کہ اس کو پلیڈری سے نکالدینے کے لئے کوئی معقول وجہہ ہو تو پیش کرے۔ جرم یہہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک مقدمہ میں مدعیوں کی طرف سے اپنا محنتانہ لے کر بغیر اس کے کہ مقدمہ چلائے مدعا علیہ سے معقول رقم لے کر اس کی پیروی پر آمادہ ہو گیا +

لفٹنٹ گورنر نے حکم کر دیا کہ وہ اس سال میں گورنمنٹ ہوس نینی تال میں قیام نہ کریں گے کیونکہ وہ مخدوش قرار دیا گیا ہے۔ ابھی فیصلہ نہیں ہوا کہ کہاں حضور موسم گرما میں قیام کریں گے +

مسٹر گلیڈسٹون ۲۹ دسمبر کو پورے ۸۶ برس کے ہوئے +

انگلستان نے ان جھگڑوں کا جو عرصہ دراز سے فرانس کے ساتھ چلے آتے تھے اب جھٹ پٹ تصفیہ کر دیا ہے +

جس سے دونوں سلطنتوں میں تعلقات نسبتاً زیادہ دوستانہ ہو گئے +

———:×:———

مضامین مفید المبتدین

پرہیزگاری کا سبق

اُستادوں کیلئے امداد

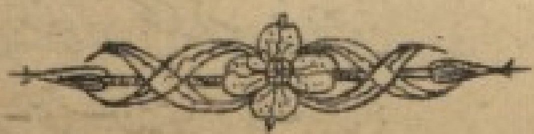
تفصیل شی - ایک بوتل پانی - ایک بوتل الکوہل - کچھ تمباکو کاغذ میں لپٹا ہوا دو کاغذ کے پتے اور اقرار نامہ میز پر رکھے جاویں کاغذ کے ایک پتے پر زہر دوسری پر قدرتی شے چھپی ہو۔ اُستاد۔ بوتلیں دکھلاوے جو کہ ہر صورت سے یکساں ہیں اور لڑکے سے پوچھے کہ اُنہیں کیا ہے - غالباً وے کہیں کہ ان دونوں میں پانی ہے دو تین لڑکوں کو آگے بلا کے کہدو کہ "دیکھنے میں تو ایک ہی شے ہے سونگھنے میں کیا کچھ فرق ہے؟ جب سونگھنے سے پہچانا گیا کہ کچھ فرق ہے تو بتاؤ کہ اس میں ایک زہر دار شے ہے جس کو الکوہل کہتے ہیں - لڑکے دو تین دفعہ ایک ساتھ بولے الکوہل زہر دار چیز ہے دونوں پتے اُٹھا کر پوچھو کہ "کیا اس پتے کو جس پر زہر چھپا ہے پانی کی بوتل پر لگاؤں" وے ضرور بولیں گے "نہیں" تب وہ پتہ الکوہل کی بوتل پر لگا دو اور دوسرا پانی کی بوتل پر بھی اور کہدو کہ "افسوس کی بات ہے کہ بہتیرے لوگ اس چیز کو یہاں تک پسند کرتے ہیں کہ وے روزمرہ اُس کو پیتے ہیں" پھر بتاؤ کہ الکوہل کئی طرح کے عرقوں میں موجود ہے اور لوگ اسی سبب سے خیال نہیں کرتے کہ اس میں زہر ہے - بتاؤ کہ جب لوگ نشہ میں ہوتے ہیں کچھ نہ کچھ زہر اُن کے بدن میں آگیا ہے - پر اتنا نہیں کہ وے زہر کے سبب مر جاویں سب خمیری شراب میں الکوہل ہے اور وے جو زیادہ شراب پیتے ہیں متوالے ہوتے اور بڑھاپے تک جیتے نہیں کیونکہ رفتہ رفتہ الکوہل اُن پر ایسا اثر کرتا ہے کہ اُن کے بدن کے اجزا اپنا کام نہیں کر سکتے - اُستاد اقرار نامہ اُٹھا کر اُس کو سنا دے اور بتا دے کہ میں نے اس پر دستخط کئے - اور وعدہ کیا کہ میں سب طرح کی نشی چیزوں سے پرہیز کروں گا - تب اقرار نامہ پر دستخط کرنے کی تین وجہ بتاؤ کہ چاہیے کہ ہم اپنی خاطر اور دوست و بھائیوں کی خاطر اور خداوند یسوع کی خاطر اقرار نامہ پر دستخط کریں - یہہ تین وجہ لڑکے کو یاد کرانا چاہیے - بعد اس کے اقرار نامہ پر نظر کر کے اُستاد بتاوے کہ "اور زہر دار شے ہے جس سے میں پرہیز کرنے کا وعدہ کرتا ہوں" اور وہ لپٹا ہوا پارسل جس پر زہر چھپا ہوا ہے - اُٹھا کر لڑکے کے ہاتھ میں دیوے - کہ وہ سونگھے اور بتاوے کہ اس میں کیا ہے - ان سے پوچھو کہ "تمباکو کس طرح پر استعمال ہوتا ہے" وے بتادیں کہ حقہ و چلم میں پیا جاتا ہے پان میں چبایا جاتا ہے - بتاؤ کہ تمباکو سے بڑا نقصان ہوتا ہے کبھی آنکھ دُکھتی کبھی مُنہ زخمی ہوتا - کبھی کھانسی اُٹھتا اور تمباکو کے استعمال کرنے سے مغز کو خلل پہنچتا ہے - افیون تمباکو سے زیادہ زہر دار ہے اور لوگ بہت جلدی اُس کے غلام ہوتے ہیں - اُستاد اقرار نامہ کو پھر دیکھے اور بتاوے کہ "ایک اور بات اس میں ہے - میں نے وعدہ کیا کہ میں قسم نہ کھاؤنگا نہ گالی نہ بکوں گا قسم کھانا کیا ہے - کوئی کہے گا کہ خدا یا اللہ کا نام بیفائدہ لینا کوئی کہے کہ قسم کھا کے کسی اقرار کرنا تب بتاؤ کہ خدا کی یا اللہ کی یا گنگا کی قسم کھانا نامناسب بات ہے - خدا کے سچے کلام میں لکھا ہے "تو خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے کیونکہ جو اُسکا نام بیفائدہ لیتا ہے خدا اُس کو بیگناہ نہ ٹھہراویگا" اُستاد اقرار نامہ پھر سناوے اور کہے "کاش کہ سب لڑکے یہہ باتیں مانیں" ٭

چینیوں کی مصوری

ملک چین کے باشندہ مصوری کو بہت پسند کرتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے ہر کام میں مصوری کا کچھ نہ کچھ حصہ نظر آتا ہے وہ اپنے روزمرہ کے خط و کتابت کے کاغذ کی چاروں طرف حاشیہ کے طور پر بیل بوٹا بنا دیتے ہیں اور اپنے گھروں کو تصویروں سے بہت آراستہ رکھتے ہیں پر اُس ملک میں لڑکیوں کی تعلیم و پرورش کا ایک عجیب دستور ہے کہ چینیوں کے درمیان لڑکیوں کی تعلیم و پرورش ان کی ماؤں کے ذمہ ہے ٭

باپ صرف لڑکوں کی تعلیم و پرورش کا ذمہ دار ہے اور لڑکے بچپن ہی سے مذہبی تعلیم و مصوری کا کام سیکھتے ہیں - پر لڑکیاں بچپن ہی سے مصوری اور تجارت کے کسی نہ کسی صنعت کے کام میں لگائی جاتی ہیں اور یہی رواج تمام ملک میں رائج ہے - بعض لڑکیاں ریشم کے دھاگوں سے کپڑوں پر نقاشی و پھول بوٹا بنانا سیکھتی ہیں اور بعض جوتیوں کا تلوا بنانا اور زیورات رکھنے کے لئے کاغذوں کے صندوقچہ پر مصوری کے کام کو عام و خاص ہر ایک لڑکیاں روزمرہ گھنٹہ دو گھنٹہ تک سیکھتی ہیں پر مذہبی یا دنیوی علم کا سیکھنا لڑکیوں کے لئے بُرا دستور سمجھا جاتا ہے چینیوں میں ایک پرانی کہاوت یہہ ہے کہ عورتوں کو خاوندوں کے برابر چالاکی سکھلانا بڑی بُری بات ہے ٭

پر مشنری صاحبان کی محنت و کوشش سے یہہ بُرا دستور کچھ کچھ روزمرہ ہٹتا جاتا ہے اکثر غریب آدمیوں کی لڑکیاں سنڈے سکولوں میں بڑی خوشی کے ساتھ آتی ہیں اور پڑھنے کو بہت پسند کرتی ہیں پر اُن کے والدین اس شغل کو مطلق پسند نہیں کرتے وہ انجیل کی آیتوں کو لڑکوں کی نسبت بہت جلد یاد کرتی ہیں ٭



شعر و سخن

غزل

کیا کہوں حال میں دلکا - ہو ندامت اپنی
تھرتھرا جاؤں کروں یاد جو حالت اپنی کو

اپنے اعمال پہ تھا ناز و تکبر ایسا
نہ تو معلوم پڑی مجھکو خباثت اپنی

روز محشر کا نہ کچھ خوف تھا دل میں اپنے
بیگماں حد سے وہ باہر تھی جہالت اپنی کو

مجھسا بدکار بھی ہوگا نہ زمانے بھر کہیں
گویا ہر بات تھی پُر خار شرارت اپنی کو

حب دُنیا نے کیا مجھکو تھا ایسا مغلوب
سُن کے بے فکر میں تھا ذکر ہلاکت اپنی کو

ایسا تاریک ہوا دل تھا گناہوں کے سبب
مطلقاً خوض میں آئی نہ بطالت اپنی کو

نور اللہ سے ہوئی جبکہ طبیعت روشن
ناگہاں پھر تو ہوئی دل میں حقارت اپنی کو

اپنی قدرت کا اچنبہ تو دکھا دو عیسیٰ
تا کہ روح پاک سے ہو اُس مِیں رفاقت اپنی

جو تو غمخوار ہے عیسیٰ تو ہوں مرد غمناک کو
چھوڑ جاؤں جو تجھے ہوگی ہلاکت اپنی کو

اپنا ہمدرد و مددگار ہے تو ہی عیسیٰ
جس نے بخشی ہے ہمیں مہر و صداقت اپنی

گل رعنا جو کہوں تجھکو تو ہوں مرغ چمن
تیرے ہی حسن پہ ہے ناز و نزاکت اپنی کو

شان و شوکت کا تو دے تاج کہ ہوں تیرا گدا
اور کس پاس کروں پیش میں حاجت اپنی کو

تشنہ لب ہوں ملے کاش کہ آب حیواں
کہ یہی تجھسے ہے منت و سماجت اپنی کو

اب تو دل میں ہو فقط عشق مسیحا عارف
اُس کے ہی فضل سے ہووےگی اجابت اپنی

الراقم
ایم - اے - عارف - از سیالکوٹ

بپتسمہ کی خبر

بتاریخ ۲۰ جنوری سنہ رواں کو ہم نے ایک کارڈ اپنے عزیز برادر پادری دہرم داس صاحب سے پایا جس کے پڑھنے سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی کہ خداوند مسیح اپنے وفادار خادموں کی محنت و جانفشانی کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھتا ہے اور اپنے کلام کو اپنی حفاظت کے ساتھ مقرر وقت پر گم شدہ بھیڑوں کے دلوں میں بہت ہی موثر کرتا ہے اور تب اُس کے مبارک خادم فصل کی تیاری کے وقت ساٹھ گنا اور سوگنا پھل پاتے ہیں پس اس بڑی خوشی کے لئے ہم بھائی موصوف کے کارڈ کے مضمون کو بجنسہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - ایڈیٹر

پٹی کے اردگرد دیہوں میں نجات کی بشارت ہم فروری ۱۸۹۵ء سے یہاں مقیم ہوکر نیز دلوں کی تبدیل کرنے والی تاثیر کے لئے دعا کرتے ہوئے دیتے رہے - چنانچہ اس ہفتہ میں (۷) ستر جانوں نے بعد امتحان کے ہمارے ہاتھ سے بپتسمہ پایا - جن کے لئے ہماری خاص دعا ہے - کہ جس نے اُن کو چُنا ہے وہ ہی اُن کو مسیح میں قایم بھی رکھے اور ہر قسم کے شیطانی حملوں سے بچاوے - نیز جو دین حق کے متلاشی ہندو اور مسلمان اور دیگر اقوام میں سے ہیں - اُن کی اندرونی تعلیم کے لئے روح پاک کی ہدایت اور بیرونی تعلیم کیلئے سرگرم اُستادوں کی دعا کی ضرورت ہے - اس طرف کے کئی گاؤں میں جو پٹی سے ایک سے بارہ کوس تک کے بیچ میں ہیں قریباً تین سو (۳۰۰) سے زیادہ ہمارے مسیحی بستے ہیں +

راقم
دہرم داس قصبہ پٹی ضلع لاہور

بپتسمہ کی دوسری خبر

جناب پادری جیمل سنگھ صاحب جو ایک عرصہ دراز سے مقام کھنہ متصل شہر لودیانہ میں پرسبیٹرین کلیسیا کی طرف سے بشارت کا کام کر رہے ہیں اور جن کی محنت و کوشش سے بہتیری جانیں ہلاکت سے بچکر خداوند مسیح کی فرمانبرداری کے دائرہ میں آگئی ہیں -

گذشتہ ہفتہ میں پادری صاحب موصوف نے اپنے اسٹیشن کے حدود میں چھ شخصوں کو بپتسمہ دیا ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کو اور اُن کے نو مریدوں کو اپنی خاص برکت بخشے + آمین

اِلتماس

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ رسالہ مسیحی کا تعلق کسی خاص ایک ہی شخص کے ساتھ نہیں ہے بلکہ وہ چند ہندوستانی معزز مسیحی بھائیوں کی کوشش سے شایع ہوا کرتا ہے - نور افشاں مطبوعہ ۲۱ جنوری ۱۸۹۶ء میں جو بابو ایم رلارام صاحب بی اے ایڈیٹر رسالہ مذکور مشتہر کئے گئے ہیں وہ سہواً لکھا گیا ہے پس جن صاحبوں کو اس کی خریداری منظور ہو وہ خط و کتابت اس پتہ پر بھیجا کریں - مینیجر مسیحی امرتسر و ایڈیٹر